رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ء
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ — اڈیٹر: عطاء اللہ — نمبر ۲۶

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداران سے ״
عام خریداران سے ״
״ ״ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۶ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کا فتوےٰ — صفحہ ۱-۲
(۲) چند استفسارات — صفحہ ۳
(۳) تاریخ اہلحدیث — صفحہ ۳ تا ۴
(۴) جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال — صفحہ ۴-۵
(۵) نجد سے قرن الشیطان — صفحہ ۵-۶
(۶) آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی — صفحہ ۶
(۷) میں سچا کس کو کہوں؟ (قادیانی مشن) — صفحہ ۶-۷
(۸) خلافت راشدہ — صفحہ ۷ تا ۹
(۹) عجیب و غریب فاضل عربی — صفحہ ۹-۱۰
(۱۰) مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی اثر — صفحہ ۱۰-۱۱
(۱۱) نظم — صفحہ ۱۱
(۱۲) فتاوےٰ — صفحہ ۱۲
(۱۳) ملکی مطلع — صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۴) متفرقات — صفحہ ۱۵
(۱۵) انتخاب الاخبار — صفحہ ۱۶

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کا فتوےٰ

فاتحہ خلف الامام پڑھنا ثواب ہے

ہمارے ناظرین مولوی نثار احمد صاحب کانپوری حال مقیم آگرہ کو جانتے ہونگے کہ آپ چونکہ بریلوی خیال کے بڑے مؤید ہیں اسلئے اہل حدیث بلکہ دیوبندی خیالات کے حنفی برادران پر بھی بڑی سختی سے مخالفت فرمایا کرتے ہیں۔ کبھی کسی شکل میں کبھی کسی صورت میں ان کے حق میں کوئی نہ کوئی فتوےٰ لگاتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے آپ کا ایک مختصر سا رسالہ ملا جو کسی قمر الدین کے نام سے شائع ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا جواب لکھا ہے۔ آج ہم اُسی کی بابت یہ مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ پڑھے اور آمین زور سے کہے کہ نہیں لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب صحیح حدیث کا مطلب کیا ہے اور اس سے کیا مسئلہ سمجھا گیا۔ بینوا توجروا۔

(محمد قمر الدین غفرلہ)

الجواب ومنہ الصواب

چونکہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔ اور اگر جہری نماز میں امام کے سکتات میں پڑھ لیا تو امید ثواب ہے۔ سری نماز میں نہ پڑھے۔

حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مقلد کیلئے امام کا قول جو معتبر و مستند کتاب میں ہو نقل کر دینا کافی ہے۔" (صفحہ ۱)

اہلحدیث : مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں قائلین میں

مگر وہی کہتا ہے جو مولوی نثار احمد صاحب نے کہا ہے۔ مگر یہ عجیب بات فرمادی کہ
"سری نماز میں نہ پڑھے"
حالانکہ جہری نماز میں امام کے سکتات (خاموشی) کی حالت میں پڑھنے کو ثواب کہا ہے۔ جس میں امام بہت کم خاموش رہتا ہے۔ اور سری نماز میں سارا وقت خاموشی ہوتا ہے۔ پھر نہیں معلوم کونسی وجہ آپ کو سری نماز میں قائل ہونے سے مانع ہوئی۔ حالانکہ سری نمازوں میں امام محمدؒ بھی فاتحہ پڑھنے کو ثواب کہتے ہیں
(ہدایہ ملاحظہ ہو)

پس مختصر تصفیہ کی بات تو یہ ہے کہ جہری نمازوں میں سکتات امام کی حالت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا فتوے مولوی نثار احمد صاحب مفتی آگرہ نے دیا ہے۔ اور سری میں پڑھنے کا حکم امام محمد رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ اتنے ہی پر اہل حدیث اور احناف کو ہم مصالحت کی مبارک پیش کرتے ہیں۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب اسی فتوے میں یہ کیا لکھتے ہیں۔

"حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک"

یعنی حدیث کا مطلب (بقول آپ کے) یہ ہے کہ امام اور اکیلے پر نماز کی حالت میں قرأت فاتحہ کا حکم ہے۔ بہت خوب حدیث کا مطلب اگر یہ ہے جو آپ نے بتایا ہے تو اب آپ بتائیے آپ نے جو جہری نمازوں میں سکتات کی حالت میں مقتدی کے فاتحہ پڑھنے کو کار ثواب بتایا ہو اس فتوے کیلئے آپ کے پاس کونسی حدیث دلیل ہے؟

مولوی صاحب! آپ نے کوشش تو بہت کی مگر جو فتوے آپ نے لکھ دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ نے خود نہیں لکھا بلکہ خدائی طاقت نے آپ سے لکھوایا ہے

مزید حیرت اس طرفہ برطرہ یہ کہ آپ (مولوی نثار احمد صاحب) یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"البتہ وہ حضرات جو مقلدین کو مشرک وکافر سے بھی بدتر فرماتے ہیں اور خود حدیث وقرآن کا مطلب سمجھنے کا دعوے فرماتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ حدیث کو صحیح جانکر اُس پر جو باعمل کرنے کیلئے تین امور کا ہونا ضروری ہے" (ملخص)

اہلحدیث اہل علم ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نثار احمد صاحب کا یہ فقرہ کہ

"اُن پر واجب ہے کہ تین امور کا ہونا ضروری ہے"

اس عبارت کی ترکیب کیا ہوئی طلبہ علم ذرہ غور فرمائیں کہ "واجب" کا "فاعل" تین امور کا ہونا کیسے ہو سکتا ہے کسی شخص پر وہ کام واجب ہوتا ہے جو اسکی صفت ہو سکے نہ کہ امور عامہ میں سے کوئی فعل کسی شخص پر واجب ہو۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ

مولوی نثار احمد صاحب پر واجب ہے آفتاب کا طلوع ہونا۔ ہوا کا چلنا۔ پانی کا بہنا وغیرہ

تو کیا کوئی شخص بھی اس کلام کو صحیح جان سکتا ہے؟ اس لئے میرا خیال ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب کے فتاوے اُن کے شائع کنندوں کی وجہ سے بدنام ہوتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جہانتک مسئلہ کا تعلق ہے مولوی صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے صاف فرمادیا ہے کہ جہری نمازوں کے سکتات میں مقتدی کا سورہ فاتحہ پڑھنا کار ثواب ہے۔ پھر اس ثواب کو کیوں ضائع کیا جائے

باقی رہیں وہ باتیں جو رسالہ میں اور طرح کی لکھی ہیں وہ خاص علماء اور طلباء سے تعلق رکھتی ہیں عوام سے نہیں۔ عوام اُن سے فارغ ہیں۔ اُن کے لئے تو فتوے کی ضرورت تھی جو مولوی صاحب موصوف نے پوری کردی۔ الحمد للہ۔

چند استفسارات

مندرجہ ذیل استفسارات کا جواب بذریعہ اخبار شائع فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مقلدین تقلید کے یہ حدیث پیش کرتے ہیں:
"لو تجتمع امتی علی الضلالۃ" اور کہتے ہیں کہ تقلید پر تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہو گیا ہمارے علماء کرام اسکا کیا جواب دیتے ہیں؟

(۲) "اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار" کی حدیث کو پیش کرکے کہتے ہیں کہ سواد اعظم مقلدین کا ہے۔ لہذا ان سے باہر جانا گمراہی ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(۳) عینی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کم وبیش ۱۷۰ حدیثیں صحیح بخاری میں ضعیف ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اس کی تردید مستند کتب حنفیہ کی رو سے کیجئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ کیوں؟

(خاکسار محمد فضل حمید خریدار اہلحدیث نمبر ۸۸۷۶)

جوابات (۱) رسالہ فقہ اور فقیہ میں مفصل درج ہے مختصر یہ ہے کہ وجوب تقلید شخصی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ ہمیشہ ہر زمانہ میں علماء انکار کرتے رہے۔

(۲) اس کا جواب بھی کئی دفعہ دیا گیا کہ اتبعوا میں جو مخاطب ہیں وہ فاعل ہیں اور سواد اعظم مفعول بہ ہے اسلئے یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے پس فاعل مخاطب عوام ہیں اور سواد اعظم خواص اہل علم ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا حدیث صریح نہ ہو اُس میں مجتہدین کی اکثریت ہو اُس پر عمل ہو۔ (محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں)

(۳) اس کے جواب کیلئے کتاب "تائید بخاری" مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی دیکھئے۔

تاریخ اہلحدیث

سابقہ پرچہ میں یہ ذکر چلا آیا ہے کہ ابتدائے زمانہ رسالت میں کتب احادیث جمع کیوں نہ ہوئیں۔ اسکی ایک وجہ سابقہ پرچہ میں مرقوم ہوئی ہے آج دوسری وجہ درج ذیل ہے

(مدیر)

دوسری وجہ اُس زمانہ میں حدیث جمع نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نزول قرآن کا زمانہ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مبلغ قرآن تھے اُسی طرح مبین وشارح قرآن بھی تھے۔ اپنے وعظوں اور خطبوں میں قرآن

ahmadimuslim.de

صحیح تشریح مطالب بیان کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرة قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس۔

"یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کرتے اور اُنکے درمیان جلسہ کرتے (بیٹھتے) اور قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے"

چونکہ قرآن اور بیان قرآن ہر دو آپ ہی کی زبان وحی ترجمان سے نکلے تھے اور ہر دو عربی زبان میں تھے جو آپ کی زبان تھی۔ اسلئے سخت اندیشہ تھا کہ متن اور شرح مخلوط اور کلام خدا اور کلام رسول ممزوج نہ ہو جاوے۔ اسلئے آپ نے کتابت حدیث سے یعنی قرآن کی تفسیر و تشریح جو آپ فرمایا کرتے تھے اس کے لکھنے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علیّ (قال ہمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ (صحیح مسلم جلد ثانی باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابة العلم صفحہ ۳۴)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو۔ اور جس نے مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو اُسے مٹا دیوے اور مجھ سے زبانی روایت کیا کرو تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے اُسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے"

صحابہ میں احادیث نبویہ کی حفاظت (۱)

گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرامؓ کتابت احادیث سے محترز رہے۔ لیکن ان کی حفظ و رعایت میں اُنہوں نے پوری سعی و ہمت سے کام لیا۔ چنانچہ یہی حضرت ابو سعید خدریؓ جو حدیث ممانعت کے راوی ہیں حدیث نبوی کو پوری طرح حفظ کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی بتاکید حفظ کرواتے تھے۔ چنانچہ سنن دارمی میں ہے۔

عن ابی نضرة قال قلت لابی سعید الخدری الا تکتبنا فانا لا نحفظ فقال لا ولن نجعلہ قرآنا ولکن احفظوا عنا کما حفظنا نحن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنن دارمی)

"(یعنی حضرت ابو سعید خدریؓ کے شاگرد) ابو نضرہ تابعی نے آپ سے کہا کہ آپ (جو روایت کرتے ہیں) ہمیں لکھوا دیا کریں کیونکہ ہمیں یاد نہیں رہتا۔ تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ میں اُسے قرآن بنا دوں۔ ہاں تم بھی ہم سے اُسی طرح حفظاً یاد کرو جسطرح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظاً یاد کیں"

(۲) صحابہ کرامؓ کی پاک جماعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں کی تعمیل اور آپ کے ارادوں کی تکمیل میں ایسی سرگرم تھی کہ اُس کی نظیر صفحۂ ہستی پر دیکھی نہ سنی گئی۔ پس یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ مقدس جماعت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی مقاصد کی تکمیل میں چند سال کے عرصہ میں اپنی دہشت انگیز اور حیرت خیز فتوحات سے دنیا میں ایک ایسا عظیم انقلاب پیدا کر دیا جس سے دنیا کا ایک نیا نقشہ تیار کرنا پڑا۔ وہ آپ کے شرعی مقاصد کی تکمیل میں (معاذ اللہ) ایسی سست و بے ہمت نکلے کہ رسالت کے اصل مقصود تصحیح عقائد، اصلاح اعمال اور تہذیب اخلاق کو فوت کر دے۔ یا ان امور کے متعلق آپ کی پاکیزہ ہدایات کو فراموش کر دے۔

واقعات شاہد ہیں کہ اُن کے مبارک قدم جہاں پہنچے وہاں پر اسلامی حکومت کے ساتھ ساتھ شرعی علم و عمل کا سکہ بھی بیٹھتا گیا۔ وہاں کے قومی و ملکی رسم و رواج بلکہ ان کی زبان تک کو اُٹھا گئی اور ان کی جگہ **نبی عربی** (فداہ ابی وامی وروحی) صلی اللہ علیہ وسلم

ے منکرین حدیث اس حدیث کو اس امر کی سند میں پیش کیا کرتے ہیں کہ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا تو اُنکی پیروی کہاں واجب رہی۔ یہ اُنکی سخت بے سمجھی اور بے علمی کی دلیل ہے۔ اوّل اسلئے کہ ممانعت تو کتابت سے ہے نہ کہ متابعت سے۔ پس اس حدیث کو ممانعتِ متابعت میں پیش کرنے کے کیا معنے؟ پیروی و اطاعت کیلئے کتابت ضروری نہیں جیسے کہ قرآن مجید جسطرح کہ کتابت میں آنے کے بعد واجب الاطاعت ہے اسیطرح کتابت و تحریر میں آنے سے پہلے بھی واجب الاطاعت تھا۔ چونکہ حصول علم بغیر تحریری فرمان کے صرف زبانی تحدیث و نقل روایت سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے اسی حدیث میں ممانعت کتابت حدیث کے حکم کے ساتھ ہی فرما دیا وحدثوا عنی یعنی (قرآن کے سوائے جو کچھ میں کہا کروں اُسے) میری طرف سے زبانی بیان کیا کرو۔ ہاں زبانی روایت میں کمی بیشی کا اندیشہ تھا سو اسکی رکاوٹ کیلئے ساتھ ہی فرما دیا ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو کوئی جان بوجھکر کسی امر میں میری طرف جھوٹی نسبت کریگا اُسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اگر اس ممانعت کی وجہ سے اس علم کا اعتبار نہیں تو یہ سند بھی تو اسی علم کی کتب مدونہ سے پیش کیجاتی ہے جو اس ممانعت کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔ پس یہ سند کیوں معتبر ہونے لگی؟ اگر کہا جائے کہ یہ الزامی اعتراض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ الزام ہم پر قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہماری اور منکرین حدیث کی نزاع تو علم حدیث کے اعتبار اور اتباع میں ہے۔ اور اس حدیث پیش کردہ میں ممانعت کتابت سے ہے نہ کہ اتباع سے۔ جیسا کہ وجہ اوّل میں ذکر ہو چکا۔ پس جب پیروی منع نہ ہوئی اور تحدیث و حفظ احادیث اس حدیث کے رو سے بھی امر جائز بلکہ مندوب ہوا تو جو علم ×× ہمارے حافظہ میں محفوظ ہے اور اُسپر ہمارا عملدرآمد بھی ہے اُسکے کتابت میں لانے سے اُسمیں کیا خرابی پیدا ہو گئی؟ بلکہ اُسکی حفاظت تو اب دوبالا ہو گئی کہ سینہ میں محفوظ ہونے کے علاوہ سفینے (نوشت) میں بھی محفوظ ہو گیا۔ پس ترقی کی صورت میں وہ اور بھی محفوظ ہو گیا۔ اور عہد نبوت میں قرآن مجید سے مخلوط ہو جانیکا اندیشہ تھا اسلئے قرآن خود بھی لکھوایا اور اسکے لکھنے کی ترغیب بھی دی اور حدیث کے لکھنے سے منع کیا لیکن جب آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد التباس و اختلاط کا اندیشہ جاتا رہا تو اس کی کتابت میں کوئی حرج نہ رہا۔ کیونکہ اصل کتابت سے ممانعت تھی جیسا کہ متن کے شرح و مفصل بیان سے معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ محدثین (شکر اللہ مساعیہم الجمیلة) نے اسے مدون کرنا شروع کیا اور اُسکے نیک نتائج سے آجتک اسلامی دنیا متمتع ہوتی چلی آئی ہے۔ اس حدیث لا تکتبوا عنی الخ کا باقی بیان ......

ahmadimuslim.de

کی سنت اور زبان کا رواج ہوگیا۔ اور یہ باتیں انجام کو نہیں پہنچ سکتیں جبتک وہ لشکرکشی کشورکشائی طرز حکومت اور تبلیغ واشاعت اسلام میں آپ کی ہدایات و معمولات کو ملحوظ نہ رکھیں۔ مثلاً خداتعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مجملاً خبردی ہے کہ تم (مسلم قوم) کو موجود الوقت دشمنوں کے علاوہ دیگر قوموں سے بھی جن کو تم ابھی نہیں جانتے اور بعض ان میں سے سخت جنگجو قومیں ہیں، پالا پڑیگا۔

اس کی تفصیل و بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر، فتح روم وشام، فتح ایران کے متعلق جو جو احادیث فرمائی تھیں وہ ان کو کس طرح بھول سکتی تھیں۔ یا یوں کہیئے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے کسطرح فراموش ہو سکتی تھیں۔ نیز ارسال سریۃ (لشکر بھیجنے) کے وقت جو جو ہدایات آپ سپہ سالار (امیر جیش) کو فرماتے تھے یا غزوات میں لشکرکشی کے وقت جب آپ بنفس نفیس خود بھی شریک جنگ ہوتے تھے اور فوج کی کمان آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی تو صحابہ کرام ان احوال و احکام اور معمولات کو اپنی فتوحات و لشکرکشی کے وقت جو آپ کی وفات کے بعد ہوئیں، کیسے بھلا سکتے تھے۔ مثلاً آپ نے صحابہ کو خطاب کرکے فرمایا تھا۔

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الیھا فان لھم ذمۃ ورحما اوقال ذمۃ وصھرا۔ الحدیث

(صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۱۱ـ)

"یعنی حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب ملک مصر فتح کروگے۔ اور وہ ایسا ملک ہے کہ اُس میں (سکہ) قیراط چلتا ہے۔ پس جب تم اُسے فتح کرو تو اُن (لوگوں) سے احسان کرنا کیونکہ تمہارے ذمہ اُن کا (حق) عہد اور (حق) رشتہ ہے۔"

اسی طرح آپ نے فتح ایران کے متعلق بھی فرمایا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین او المومنین کنز آل کسری الذی فی الابیض۔ (صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۹۶ـ)

"یعنی حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسرے کا خزانہ جو (اُس کے قصر) ابیض میں ہے فتح کریگی۔"

اسی طرح قیصر روم کے خزانے فتح ہونے کی بشارت بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کتب حدیث میں مروی ہے۔ تو کیا آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو ان ممالک کی فتح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نسیاً منسیاً ہوگئے تھے۔ حاشا وکلا۔ یا نماز کے احکام جس میں نجات و عاقبت کے علاوہ مسلمانوں کی تنظیم کا سبق اور اپنے امیر و سردار کی اطاعت کی عملی مشق بھی ہے۔ اور وہ دن میں پانچ بار آپ ساتھ باجماعت گذارتے تھے، کس طرح فراموش کرسکتے تھے۔

(باقی باقی)

جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال

حضرات! آپ نے اپنا نام اہل فقہ کے مقابلہ میں اہل حدیث رکھا جس کی وجہ آپ یہ بتاتے ہیں کہ ہمارا عمل احادیث صحیحہ نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر ہے۔ یعنی ہم احادیث کے ہوتے ہوئے کسی انسانی اجتہاد۔ اجماع اور قیاس کو حجت نہیں سمجھتے نہ اسکو اختیار کرتے ہیں۔ لہذا چونکہ ہمارا عمل بلا شرکت براہ راست احادیث شریف پر ہے ہم اہل حدیث ہیں۔ امنا وصدقنا۔ اور یہی میرا مذہب ہے کہ ان تطیعوہ تھتدوا (اگر تم اُس کی اطاعت کروگے ہدایت یاب ہوجاؤگے) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا (جو رسول تم کو دے اس کو لے لو جس سے ممانعت فرمائے اس سے رک جاؤ) کیونکہ کسی مومن اور مومنہ کی یہ شان ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مقابلہ میں ان کو چون وچرا۔ اجتہاد۔ اجماع یا قیاس۔ ردو بدل وغیرہ کا اختیار باقی رہے۔ اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو اس (رسول اللہ صلعم) کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ کسی بلا میں پھنس جائیں یا کوئی دردناک عذاب نہ نازل ہوجائے۔ لہذا ہمارا ایمان ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی آواز سے کسی زبان کی آواز اونچی نہ ہونے دینگے اور نہ سنینگے۔ فنعم الوفاق۔

اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم قابل تسلیم اور واجب الاطاعت ہے اور اگر کوئی شخص ایک حکم اور فیصلہ کے خلاف کرے تو مستوجب اور مستحق ابتلاء و عذاب ہے اور مستوجب فاروقی میں گردن زدنی۔ کما لا یخفی علی اہل العلم۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کتنی احادیث پر عمل کرنے سے اہل حدیث کے لقب کا استحقاق ہوجاتا ہے؟ اور اگر کچھ احادیث قلیل یا کثیر پر عمل نہ ہو تو قابل مواخذہ تو نہیں ہے۔ واقعات پر نظر ڈالکر جواب مرحمت ہو نیز یہ کہ مشتے نمونہ حسب ذیل احادیث کیوں متروک العمل ہیں۔ اور خصوصاً علماء کرام نے (بجز مولانا ثناءاللہ صاحب و مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی و علماء صوبہ بہار) کیوں اب تک عمل نہیں کیا۔ اور نہ عمل کیلئے توجہ کی۔ بینوا توجروا۔

(۱) لا یحل لثلاثۃ یکونون بفلاۃ من الارض الا امروا علیھم احدھم (احمد)

(۲) اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیومروا علیھم احدھم (ابوداؤد)

(۳) من مات ولیس علیہ امام جماعۃ فان موتۃ موتۃ جاھلیۃ (مستدرک حاکم)

(۴) وعلیکم بالجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۵) ید اللہ علی الجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۶) من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ (مشکوٰۃ)

(۷) حضرت عمرؓ نے جو جماعت کی تعریف "لا جماعۃ الا بامارۃ" کی ہے یعنی جماعت بغیر سردار کے نہیں تو یہ تعریف صحیح ہے یا غیر صحیح؟ (مسند دارمی)

(۸) امام مالکؒ نے جو کہا ہے کہ لا یصلح اٰخر ھذہ

ahmadimuslim.de

الامۃ الا بما صلح اولها" تو یہ صورت کیا اور کونسی ہے؟

، بیعت خلافت کے متعلق تاریخ طبری میں جو تحریر ہے کہ "هوان یبقوا یوما او بعض یوم وهم یسوا فی الجماعة" یہ تحریر صحیح ہے یا نہیں؟

یک اور سوال ۔ کام کرنے سے ہوا کرتے ہیں صرف کہنے سننے وغیرہ سے؟

مجھ کو امید ہے کہ علماء اہل حدیث خصوصًا اور کابر قوم عمومًا ان سوالات پر توجہ فرما کر میرے لئے راہ عمل صاف فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے ۔ ورنہ بصورت سکوت اگر میرے عمل میں غلطی ہوئی تو علما بالخصوص ذمہ دار اور عند اللہ قابل مواخذہ ہونگے ۔ کیونکہ میں فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کرکے یہ عریضہ پیش کرتا ہوں ۔ ولا تکتموا الحق وانتم تعلمون ۔ والسلام

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

نجد سے قرن الشیطان

باز گو از نجد و از یاران نجد

جس زمانہ میں عرب کے ملک میں اسلام ترقی پر تھا مدینہ منورہ میں شمع نبوت کی ضیا باریوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل منور ہو رہے تھے ۔ بندگان خدا کو توحید خدا کا سبق دیا جا رہا تھا ۔ فنا شدہ عربی جوہر پھر زندہ ہو رہے تھے شرک و فسق کی کدورتیں قلوب خلائق کو خیر باد کہہ رہی تھیں ۔ عرب کا ذرہ ذرہ چمکنے اور دنیا کو روشن کرنے کی تیاریوں میں تھا ۔ اسوقت تمام گرد و نواح کے لوگ ہوا پرستی ۔ مادہ پرستی ۔ بت پرستی ۔ آتش پرستی اور انسان پرستی میں غرق تھے حقیقی معبود سے خلائق کے تمام علائق یکسر منقطع ہو چکے تھے یہاں رب خالق الارض والسموات کو بالکل فراموش کر چکے تھے ۔ آہ! نادان انسان رب العالمین کو بھولکر شیطان کے زبردست پھندوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

اسوقت ہندوستان کی یہ حالت تھی کہ کفر و شرک کا مرکز ۔ بت پرستی کا زور ۔ دیوتا اور دیویوں کو مختار کل اور دلوں کا مالک خیال کیا جاتا تھا شراب نوشی، قمار بازی، زنا، شرارت، دختر کشی اور دیگر تباہ کن رسموں کا زور تھا ۔ اسوقت تمام ماولها ممالک کی نسبت ہندوستان میں توحید کا نام تک نہیں تھا ۔ انسانوں کو بگاڑنے والی منکرات موجود ۔ اور پاکیزگی اور صفائی پیدا کرنے والی تمام صفات بالکل مفقود تھیں ۔ اللہ رب العالمین کے سوا ہر ایک چیز کی پرستش تھی ۔ شیطان نے بڑے جاہ جلال سے اپنا دار السلطنت اور آماجگاہ اسی ملک کو بنا رکھا تھا ۔ اور بڑی ہوشیاری سے تمام خیر و برکت نیکی اور فلاح کی راہیں ہندوستان پر مسدود کر رکھی تھی ۔ استحوذ علیہم الشیطان فانساهم ذکر اللہ ۔

اسوقت راجہ ہرش آخری عظیم الشان راجہ ۶۴۸ء میں مر چکا تھا اس کے مرنے کے بعد راجپوتی عہد تھا اور ہندوستان میں خوب خانہ جنگی ہو رہی تھی ۔ گوتم بدھ کی دیوتاؤں کی طرح پرستش کرتے تھے ۔ اور بت پرستی کئی شکلوں میں رائج ہو گئی تھی ۔ برہمنوں نے ذات پات کو پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیا تھا ۔ (تاریخ ہند ہنومین ص۱۲۱) انسانی فرض بجا لانے چھوڑ کر لوگ سخت تکلیف دہ ریاضتوں کی طرف جھک گئے ۔ سادھوؤں کے کئی فرقے ہو گئے (ہندوستان کی کہانی حصہ اول ص۱۵۶) پران تصنیف ہو چکے تھے ۔ اور ان میں شو اور وشنو کے ہزار ہزار نام اور دیوتاؤں کی پرستش کے طریقے بیان کئے گئے ۔ اور ان کی تصنیف کا مدعا وشنو اور شو کی پرستش کو ترقی دینا تھا (تاریخ ہند حصہ اول ہنومین)

اوپر کے تاریخی حوالجات سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ ہندوستان پر مذہبی حیثیت سے یہ کیا نازک زمانہ گذر رہا تھا خانہ جنگی ۔ ہزاروں دیوتاؤں کی پرستش ۔ ذات پات کے امتیاز میں اللہ کی آزاد مخلوق کو کسقدر بے انصافی اور ظلم سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ۔ وجعل اهلها شیعًا یستضعف طائفة منهم ۔

ہند میں بسنے والے انسانوں کی آزادی کس بیرحمی سے مسلوب ہو چکی تھی جسکا اثر تا حال ہندوستان میں موجود ہے کہ آئے دن چھوت اور اچھوت کا سوال باعث تردد رہتا ہے ۔ خدائے قدوس سے بیگانگی اور توحید سے ناآشنائی تھی ۔ پس چونکہ ہندوستان مشرق کے یہ حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنظر تھے ۔ انکی خانہ جنگی فساد بت پرستی اور توہم پرستی کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضور نے اسطرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا ۔

عن سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قام الی جنب المنبر فقال الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان او قال قرن الشمس ۔ (بخاری مع فتح پ۲۹ ص۵۴۳)

مذکورہ بالا حدیث کے مطلب کی وضاحت کیلئے پہلے ایک اور حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو ۔ مختصرًا ۔

عبد اللہ بن عمرؓ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقات نماز کے متعلق فرماتے ہوئے جب وقت فجر پر آئے تو فرمایا ۔

فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوٰة فانها تطلع بین قرنی الشیطان (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

"یعنی جب سورج چڑھ رہا ہو تو نماز مت پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں سے نکلتا ہے ۔"

اس پر صاحب لمعات لکھتے ہیں ۔

بین قرنی الشیطان فیه وجوه اقربها واصوبها الذی یوافق الاحادیث الاخر الواردة فی هذا الباب ان الشیطان یقرنه ناصیتا راسه الیها فی وقت الطلوع والغروب فیکون فی مقابلته من یعبد الشیطان فینقلب سجود الکفار للشمس عبادة له ۔ الخ ۔

"یعنی اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں سب سے مفید مطلب توضیح یہ ہے اور اسکی دوسری احادیث بھی جو اسکے متعلق وارد ہیں موافقت اور تائید کرتی ہیں کہ سینگوں سے مراد یہ ہے کہ شیطان سورج چڑھتے وقت اور غروب کے وقت اپنا سر سورج کے سامنے کر دیتا ہے تاکہ جو کفار سورج پرست سورج کی عبادت کرتے ہیں

تحفۂ اہلحدیث ۔ تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب کتاب قیمت ۱۰/ (پتہ)

ahmadimuslim.de

اور بانی چڑھاتے ہیں۔ وہ خود سامنے ہو کر اُن سے اپنی عبادت کراتے ہیں۔

پس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ قرن شیطان (شیطانی سینگ) سے مراد سورج کا طلوع ہونا ہے۔ جیسا کہ سالم والی حدیث سے بھی ظاہر ہو رہا ہے اوقال قرن الشمس بدل قرن الشیطان۔

(باقی دارد)

آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی

نمبر ۱۸

(گذشتہ سے پیوستہ)

علاوہ ازیں ایک شخص صاحب اولاد ہے۔ اُسکی بیوی حاملہ ہے۔ اب اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو اُسے نیوگ کر لینے کی اجازت ہے۔ بھلا بتلائیے اولاد کی علاوہ عورت بھی حاملہ ہے۔ پھر بھی یہی کہے چلے جانا کہ نیوگ تو صرف اولاد ہی کی خاطر ہوتا ہے۔ علانیہ مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ نیوگ لازمی نہیں لیکن اتنا کہدینے سے آپ کی بریت نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ آپ نیوگ کی کوئی خاص فلاسفی نہ بیان کریں اگر ہم مسلمان بھی یہ کہنے لگ جائیں کہ تعدد ازدواج اور طلاق لازمی نہیں تو کیا آریہ سماجی ان مسائل پر اعتراض کرنا چھوڑ دینگے؟ یا یوں کہینگے کہ گو لازمی نہیں مگر جائز تو ہے۔ بس اسی پر اعتراض ہے۔ تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ "نیوگ لازمی نہیں" کیا معنی رکھتا ہے؟ اور سنئے!

ایک شخص کی عورت بانجھ ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ "مرد نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے"۔ بہت اچھا کرے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آیا وہ عقیمہ اپنے خاوند سے ہمبستر ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے اور یقیناً ہو سکتی ہے تو آپ کا دعوے کہ "ملاپ کا مقصد صرف حصولیت اولاد ہی ہے" علانیہ باطل ہو گیا۔ اگر کہا جاوے کہ وہ عقیمہ (خواہ عالم شباب ہی میں کیوں نہ ہو) ہمبستر نہیں ہو سکتی۔ تو کیوں؟ اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو کیا کرے؟ سوامی جی تو فرماتے ہیں کہ "اگر نہ رہا جاوے تو نیوگ کر لے" دیکھیں آپ کیا کہتے ہیں۔ مگر اتنا سوچ لیجئیگا کہ اگر پانی کی رَو کو روکنے کی کوشش کی جاوے تو وہ رکیگی تو نہیں البتہ اپنا راستہ دوسرا کر لیگی اور دیواروں کو توڑ کر نکل جاویگی۔

بھائی جان حق حق ہے اور ظاہر ہو کے رہتا ہے۔ سوامی جی نے نیوگ کے ساتھ اولاد کی گو لاکھ چیپی لگائی مگر آخر کار دنیا نے دیکھ لیا کہ نیوگ کا مقصد کیا ہے اور آریہ سماجی اس پر عمل کرنے سے کیوں شرماتے ہیں؟

آخر میں ہم اپنے چند شکوک متعلقہ نیوگ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں امید ہے کہ پنڈت جی ازراہ شفقت جواب سے مشکور فرمائینگے۔

(۱) یہ کیسے ممکن ہے کہ نطفہ کسی اور کا اور بچہ کسی اور کا۔ جب اُس کا نطفہ ہی نہیں تو اُس کا لڑکا کیسے ہوا؟ (منوجی نے جو مثال دیگر حیوانات کی دی ہے وہ جواب میں پیش کرکے انسانوں کو چوپائے نہ بنا دینا)

(۲) اگر عورت نیوگ کرانے پر رضامند نہ ہو تو کیا اُس کو مجبور کیا جا سکتا ہے؟

(۳) نیوگی (ویرج داتا) کے واسطے حق انتخاب صرف عورت ہی کو ہے؟ یا مرد کو بھی کچھ دخل ہے؟

(۴) جب ایک ناقابل مرد کی عورت دوسرے غیر مرد سے نیوگ میں مشغول ہو تو وہ عورت بیوی کس کی کہلاتی ہے؟ پہلے کی یا دوسرے کی؟ یا دونوں کی؟

جواب مدلل عنایت ہو کیونکہ آپ کے نزدیک بیاہ و نیوگ میں برائے نام فرق ہے۔

الحمدللہ کہ پنڈت جی کا یہ معرکۃ الآرا مضمون بھی ختم ہو گیا۔ لہٰذا ہم بھی رخصت ہوتے ہیں ؎

آپ تو جاتے ہیں بیکدہ سے میر
پھر ملینگے اگر خدا لایا

(محمد ابراہیم از انبالہ چھاؤنی)

(قادیانی مشن) میں کس کو سچا کہوں؟

(از مولوی محمد شریف صاحب قریشی از ٹاہلیانوالہ)

مرزا غلام احمد رئیس قادیان سے ہر مذہبی آدمی عموماً اور ناظرین اخبار اہلحدیث خصوصاً نا آشنا نہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مرزائیوں کی دو بڑی پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک پارٹی مرزا جی کو خدا کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتی ہے اور جو مرزا جی کا ہمصفیر نہ ہو اُسے اتنا ہی بُرا جانتی ہے جتنا عیسائی منکرینِ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو۔ دوسری پارٹی مرزا صاحب کو غیر معصوم اور معمولی مجدد کا لقب دیتی ہے۔ گویا کہ ان میں مرزا جی کے نفس دعوے ہی میں اختلاف ہے۔ باوجودیکہ مرزا جی کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہوئی اور ایک بسیط عرصہ تک اپنے حواریوں میں رہے۔ لیکن تا حال تحقیق نہیں ہو سکا کہ مرزا جی کیا تھے اور ان کا دعوے مختصر لفظوں میں کیا تھا۔ نبی اللہ بہ پیرایہ دیگر انبیاء تھے یا نہیں؟ ہمارے خیال میں جب تک صحیح طور پر مرزا جی کا عہدہ (دعوے) نہ معلوم کر لیا جائے مرزائیوں کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنے اپنے وہم کے مطابق بذات خود مرزا جی کا کوئی منصب قرار دے لیں۔ اور قبل تحقیق "دعوے مرزا" تبلیغ مرزائیت کو نکلیں بلکہ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے سے پہلے ان کا یہی فرض اولین ہے کہ وہ مرزا جی کی نسبت یہ پتہ لگائیں کہ آپ نے دعوے کیا کیا۔ موجودہ افتراق و انشقاق کی موجودگی میں تبلیغ کرنا سعی لاحاصل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ آج تک یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مزعومہ عقائد کو چھوڑ کر مرزا جی کے حقیقی دعوے کی تحقیق کرنے پر تیار نہیں ہوئیں۔ اسلئے امر متنازعہ کے متعلق تصریحاتِ مرزا غلام احمد پیش کرکے بتا دینا چاہتا ہوں کہ قادیانی پارٹی حقیقی طور پر مرزا جی کی فرمانبردار اور مبلغ مرزائیت ہے۔

ahmadimuslim.de

لاہوری پارٹی کے دوراندیش ممبروں نے مرزاجی کا رتبہ بہت گھٹا دیا ہے ۔ اور یہ بات اچھی بھی نہیں جبکہ مرزاجی کا عام اعلان بھی ہے کہ

"میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں ۔ میرے ساتھ کسی کو قیاس نہ کرو" (خطبہ الہامیہ)

مرزا صاحب کے نزدیک نبی کون ہوتا ہے اور خود کون سے نبیوں میں سے تھے ؟ مرزا صاحب نے بعد آنحضرت ؐ جدید شریعت کی بنیاد ڈالی یا نہیں ؟ یہ سب کچھ مصنفات مرزا میں مذکور ہے ۔ ان امور کی نسبت تصریحات مرزا "مشتے نمونہ از خروارے" ملاحظہ ہوں ۔

"خدا تعالیٰ نے جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت ہوں اُسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے ۔ پس ہم نبی ہیں" (خطبہ الہامیہ مرزا)

یہ تو ہوا دعوئے نبوت ۔ اب باقی یہ امر دریافت طلب ہے کہ مرزا صاحب نے کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوے بھی کیا ہے یا نہیں ؟ جس کا مدعی بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو سال تک باتفاق جملہ مسلمانان عالم کافر و خارج از اسلام گنا جاتا رہا ہے ۔ سنئے مرزا صاحب نبی صاحب شریعت کی تعریف میں فرماتے ہیں ۔

"جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا" (اربعین ۴ صـ)

یہ مرحلہ طے ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی امر بھی ایسا بیان کیا ہے جس سے پایا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کوئی حکم دیا ہے ۔ تاکہ انہیں صاحب شریعت نبی کہا جا سکے ۔ لیجئے مرزاجی فرماتے ہیں ۔

"طاعونی مردے کو غسل دینے کی ضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر جنازہ پڑھو" (الحکم ۱۰ - اپریل ۱۹۰۷ء)

بنا بریں جب بقول مرزا صاحب وہ شخص نبی کہلانے کا حقدار ہے جسکی وحی میں امر و نہی مذکور ہوں تو معلوم مولوی محمد علی لاہوری کو مرزاجی سے کیا عناد ہے کہ باوجود ان دو احکام صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مرزاجی کو صاحب شریعت نبی کا سرٹیفکیٹ دینے میں متامل ہیں ۔ حالانکہ بیچارے مرزا صاحب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ

"میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی ہے ۔ اور ایسا ہی میری وحی میں ابتک امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی" (اربعین مرزا ۴ صـ ۶)

مرزا صاحب کی ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوے من کل الوجوہ کامل طور پر نبی اللہ ہونے کا تھا ۔ اور اس منصب پر وہ اربعین ۴ کے لکھنے سے ۲۳ سال پیشتر فائز المرام ہو چکے تھے ۔ ساتھ ہی یہ بھی متحقق ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری شان مرزا میں تحریف ہی نہیں کرتا بلکہ مرزاجی کے مسلمات کو بھی نہیں مانتا ۔

مثال کے طور پر دیکھو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی" (بدر مورخہ ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ مرقع قادیانی اپریل ۱۹۳۶ء صـ ۱۸)

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ہر نبی کے لئے حامل کتاب ہونے کی شرط مان رہے ہیں ۔ (تقریر ۷ - فروری جہلم)

مرزائیو ! بتاؤ ! ہم مولوی محمد علی کو برحق جانیں یا مرزا صاحب کو سچا سمجھیں ؟ جب تک جواب نہ دو گے عقیدہ مندرجہ بالا کے رو سے احدہما کاذب کا فتوے دینگے ۔

میرے مسلمان بھائیو ! لاہوری اور قادیانی کی بظاہر تو تفریق ہے مگر در حقیقت یہ سارا ڈھانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا جا رہا ہے ۔ مرزائیوں کو تم نے کبھی دیکھا نہیں ۔ وہ مرزا کی بگڑی بنانے کیلئے جھٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کر دیتے ہیں ۔ آریوں کو حضور کی شان میں گستاخی کرنے کا موقعہ دینے میں بڑی حد تک مرزاجی کا ہاتھ ہے ۔ جسے آپ نہیں سمجھتے ۔

خلافت راشدہ

(مولوی ابوالحریز عبدالعزیز از ملتان)

حضرات شیعہ کی عادت مستمرہ ہے کہ جبتک پاکان خدا و محبان رسول پر حملہ آور نہ ہوں اُن کی چین سے نہیں گذرتی اور اسی سے اُن کی روحانیت مکدرہ وابستہ ہے اور بزعم خود اپنے مدعا میں فائز المرام ہیں ۔ حالانکہ اُن کے اعتراضات فاسدہ قدیمہ و حدیثہ کے جوابات بکرات مرات علماء اہلسنت کثرہم اللہ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں ۔ مگر بایں ہمہ پھر بھی اپنے اسالیب قدیمہ کو ترک کر کے راہ راست پر نہیں آتے ۔ چنانچہ اخبار "شیعہ" درنجف مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک مضمون بعنوان "خلافت شیخین" شائع ہوا ہے ۔ مضمون نگار نے خلافت راشدہ کو محض اجماعی غیر منصوص من اللہ ثابت کرنا چاہا ہے اور حدیث عمرؓ انی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف وان استخلف فان ابا بکر قد استخلف او کما قال ۔ کا مطلب غلط سمجھکر عوام کالانعام کو دھوکا دینا چاہا ہے ۔ نامہ نگار نے بتقلید اسلاف شیعہ خلافت کے منصوص اور عدم منصوص کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے ۔

خلافت کے منجانب شارع منصوص ہونے کے دو معنے ہیں ۔ اوّل یہ کہ رسول خدا نے یہ اعلان کر دیا ہو کہ فلاں شخص یا اشخاص کو میں نے خلیفہ بنا دیا ہے تم اسکی بیعت کر لو ۔ اس معنے کے لحاظ سے رسول اللہ نے کسی کو منصوص نہیں فرمایا ۔ دوم یہ کہ قابلیت خلافت کے بیان فرمانے کے علاوہ منجانب شارع اُن اشخاص کو خلیفہ بنانا مسلمانوں پر واجب و لازم کر دیا

ahmadimuslim.de

گیا ہو۔ اس معنے کے لحاظ سے خلافت راشدہ منصوص اور منطوق ہے۔ بدیں وجہ اسکو اجماعی کہا گیا ہے نہ کہ مطلق عدم نص کی وجہ سے اس کے مؤید یعنی خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے منصوص اور منطوق ہونے میں بنا بر معنے دوم کے متعدد ارشادات جناب مولےٰ علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خرد جلد ۲ صـ۸ـ اور ارشاد حضرت عمرؓ الی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف الخ۔ "یعنی میں خلیفہ مقرر نہیں کرتا اسلئے کہ رسول اللہ نے مقرر نہیں فرمایا۔"

یہ ارشاد عمرؓ محمول بر معنے اول ہے نہ کہ دوم۔ بنا بر معنے ثانی کے متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ و روایات ائمہ شیعہ بر حقیقت و راشدیت ہر سہ خلفاء رضی اللہ عنہم موجود ہیں۔ مگر فی الحال منجملہ دلائل قرآنیہ صرف ایک آیت پر جو اس بارہ میں فیصلہ کن ہے اکتفا کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں چند روایات کتب فریقین سے لکھی جاوینگی۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضےٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ (سورہ نور)

"یعنی وعدہ دیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے تم میں سے اور نیک کام کر چکے بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن لوگوں کو زمین میں جیسے خلیفہ کیا تھا اگلوں کو اور بیشک ضرور قوی اور غالب کردیگا ان لوگوں کے واسطے اُن کے دین کو جو پسند کیا ہے اللہ نے اُن کیلئے اور بیشک بدلدیگا ان لوگوں کے خوف کو امن سے وہ اللہ کی عبادت کرینگے اور نہ شریک کرینگے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور جو لوگ کفر کریں بعد اسکے وہ بڑے سرکش ہیں۔"

اس آیت کا مطلب سمجھنے کیلئے اول چند امور کو ذہن نشین کر لینا ضروری اور لابدی ہے۔

(۱) یہ کہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہیں جو قبل نزول آیت مذکورہ سے مشرف باسلام ہو کر مزین باعمال صالحہ ہو چکے تھے جیسا لفظ اٰمنوا و عملوا سے عیاں غیر محتاج بیان ہے۔

(۲) یہ کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم سے عیاں مثل آفتاب تابان ہے کہ خداوند عالم نے جس طرح بنی اسرائیل کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کیا تھا۔ ہمچناں اُن مومنین صالحین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق کرنے کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے

"ہر آئینہ خلیفہ گردانید البتہ ایشاں را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنا نرا کہ بودند پیش از ایشاں یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشاں داد۔"

(۳) یہ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم سے ظاہر و باہر ہے کہ انہیں مومنین صالحین کے زمانہ میں جو موعود بخلافت ہیں دنیائے اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر ایسا غلبہ دیگا کہ کوئی دین باطل اسلام کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھیگا۔ چنانچہ شیعہ کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج میں مذکور ہے

"ہر آئینہ ثابت سازد و باقوت گرداند برائے آں مومناں صالح دین ایشاں را آں دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برائے ایشاں یعنی دین اسلام۔ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند۔"

نیز تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے۔

وتمکینہ ان یظھرہ علی الدین کلہ۔

یعنی تمکین دین یہ ہے کہ ان خلفاء موعود بخلافت کے زمانہ میں دین اسلام کو ایسی قوت و ترقی حاصل ہوگی کہ تمام ادیان باطلہ مرعوب و مغلوب ہو جائینگے۔

(۴) یہ کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سے مراد یہ ہے کہ انہیں نیک مومنوں کو جو موعود بخلافت ہیں خداوند کریم اُن کے زمانہ خلافت موعودہ میں اعداء دین پر ایسی نصرت و غلبہ دیگا کہ اُن کا ہراس و ترس جو بوقت آیت مذکورہ کے تھا مبدل بہ امن ہو جائیگا۔

جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے۔

"ہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان۔"

(۵) یہ کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین جو موعود بخلافت ہیں بدستور ماضی و حال آئندہ بھی خدا کی وحدت و عبادت پر قائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگوں نہ ہونگے بلکہ کامل ایمان و نیک اعمال کے ساتھ دار فنا سے دار عقبےٰ کو جائینگے فرق یہ ہے کہ حال میں مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے اور خوف دشمن بھی زمانہ خلافت موعودہ بعد حصول غلبہ معہودہ کے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہیگا۔ چنانچہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں مسطور ہے۔

"یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشاں را از عبادت و توحید باز ندارد۔"

اور تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے

"ھذا استیناف فی کلام الثناء علیھم ومعناہ لا یخافون غیری۔"

(۶) ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون سے ہویدا و پیدا ہے کہ وعدہ مذکورہ کے پورا ہونے کی علامت ظاہر ہونے کے بعد جو لوگ کفر یا کفران نعمت کریں وہ لوگ فسق و سرکشی و گمراہی میں کامل داخل ہیں۔ جیسا تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے۔

"وہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد دریں نعمت بعد ازیں وعدہ یعنی پس از راست شدن آں۔ پس آں گروہ مرتداں یا کافران نعمت ایشانند فاسقان کاملان در فسق بجہت مرتد شدن با کفران ورزیدن دریں نعمت عظیمہ بعد از وضوح ایں آیات۔"

پس آیت مذکورہ کے ہر ہر جملے کا یقینی صحیح مطلب واضح ہو کر روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ مفاد آیت مذکور کا یہ ہے کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت مذکورہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت مذکورہ موجود تھے انہیں کو حق تعالےٰ وعدہ اور بشارت دیتا ہے کہ بیشک ضرور ان مومنین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کریگا۔ اور خلافت

ahmadimuslim.de

معہودہ میں دین اسلام کو روز بروز ایسی ترقی افزون عطا کریگا کہ کوئی دین باطل قوت و شوکت میں اسلام کے برابر باقی نہ رہیگا اور وہ خلفاء شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہینگے۔ ثابت ہوگیا کہ آیت کے موعودلہم وہی لوگ ہیں جو بوقت نزول آیت زمرۂ کلمہ گویاں میں موجود تھے۔ پس حضرت معاویہؓ اور حضرت امام مہدی یا خلفائے بنی امیہ و بنی عباس وغیرہم آیت مذکورہ کے موعودلہم نہیں ہوسکتے۔ اور نہ یہ وعدہ رسول اللہؐ کی موجودگی میں پورا ہوا۔ اس کے بھی چند وجوہ ہیں۔

اولاً فریقین کا اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ میں بعد نبی کے خلیفہ کرنا مراد ہے۔ چنانچہ تفسیر معتبر شیعہ صافی[۱] میں موجود ہے

ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم

"یعنی ضرور بیشک اللہ خلیفہ کریگا ان مومنین کو بعد نبی اُن کے کے"

اور اسی طرح امام محمد باقر علیہ السلام سے اصول کافی[۱] میں بھی موجود ہے۔

ثانیاً یہ کہ آیت مذکورہ میں خلیفہ کرنے کا وعدہ ہے اور حیات سرور کائنات میں نہ حضورؐ پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے اور نہ کسی کلمہ گو اسلام پر ہوسکتا ہے۔

ثالثاً یہ کہ زمانہ خلافت معہودہ میں بوجہ مفتوح[۲] ہونے عرب و عجم کے جس سے مراد قیصر و کسرٰے ہے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا وعدہ ہے۔ جسکی وجہ سے مومنین خوف اعدا سے بے ڈر رہینگے۔ مگر یہ ہر دو سلطنتیں حیات سرور کائنات مفخر موجودات میں مسلمانوں کے زیر قبضہ نہیں ہوئیں بلکہ بزعم حضرات شیعہ تا وفات حضور علیہ السلام دشمنوں کا خوف اتنا غالب تھا کہ مرض موت میں رسول اللہؐ نے ارادہ فرمایا کہ لڑائی کے بہانہ سے سب دشمنوں کو اسامہؓ کے ساتھ مدینہ سے باہر کردیں جب علی کو خلیفہ کردوں۔ مگر دشمن کسی طرح بھی مدینہ سے باہر نہ گئے تو حضرت علیؓ کی تقرری خلافت کی آرزو دل ہی میں رہیگی۔

پس وجوہ بالا سے مثل آفتاب تابان کے روشن ہوگیا کہ یہ وعدہ رسول اللہؐ سے نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے متبعین سے ہے۔ اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ قیامت سے پہلے کسی ایک زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ اس وعدہ کو مخصوص کردیا جائے جیسے کہ حضرات شیعہ کا اعتقاد ہے کہ امام مہدی کا زمانہ مراد ہے یہ بلاغت کے رو سے بمراحل بعید ہے کہ خلیفہ حاضر کا بولکر حاضرین کا ایک فرد بھی مراد نہ لیا جائے اور محض غائبین ہی مراد ہوں۔ اور پھر اشیاء موعودہ سے حاضرین کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ یہ سراسر فریب ہے اور کلام الٰہی اس سے بری اور پاک ہے اور اگر حاضرین وقت نزول میں سے حضرت علی ہی کو اس وعدہ کا موعودلہ قرار دیا جاوے تو یہ تخصیص بلا مخصص کے باطل ہونیکے علاوہ بڑی خرابی یہ ہے کہ اشیاء موعودہ کا مجموعہ آپ کے زمانہ خلافت میں نہیں پایا گیا۔ بلکہ بزعم شیعہ آپ تادم زیست اعداء سے خائف و ترساں رہے۔ کما سیجئی۔

پس مثل آفتاب بے سحاب تابان ہوگے آیت مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ بجز خلافت و فردت حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت مراد نہیں ہوسکتی ہے اسلئے کہ اشیاء موعودہ فی الآیت جس کا ذکر شروع میں آچکا ہے اور انہیں اشیاء سے اسلامی ترقی کو وابستہ کیا گیا ہے اور علی الخصوص قیصر و کسرٰے کا مفتوح ہونا وہ بجز خلفاء ثلاثہ کے زمانہ خلافت کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں آیت مذکورہ کے ذیل لکھا ہے

"و در اندک زمانے حق تعالےٰ بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسرٰے و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود"

یعنی اور تھوڑے زمانہ میں خدا نے مومنوں کے ساتھ وعدہ پورا کیا کہ تمام ملک عرب و ملک فارس و روم انکو دئے۔

اور یہ معلوم ہے کہ اراضیات فارس و روم کفار سے نکلکر جن خلفاء کے قبضہ میں آئی ہیں وہ خلفاء ثلاثہ ہیں ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خورد جلد ۱ صفحہ ۳۱ و ۲۳۵ و کافی کلینی کتاب الروضہ صفحہ ۱۲۷)

جو ابتدائے خلافت صدیقی سے انتہائے خلافت و فتوحات ذوالنورین تک تیئیس برس کے زمانہ میں تمام عرب و دیار فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہے۔ اور وہی خلافت آیت مذکورہ سے مراد ہے۔ لہذا سوائے خلافت خلفاء ثلاثہ کے اور کوئی عہد خلافت مراد موعود۔ آیتہ مذکورہ نہیں ہوسکتا ہے۔ پس مثل آفتاب بے سحاب اور مثل کامل ماہتاب بیحجاب کے نمودار ہوگیا کہ جو لوگ ہر سہ خلفاء کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیت مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا اقرار نہیں کرتے۔ اُن لوگوں کے کفر اور فسق میں کامل ہونے پر آیت مذکورہ ایسی قطعیت الدلالتہ ہے کہ کسی منکر کا انکار کارگر نہیں ہوسکتا۔

(باقی دارد)

عجیب و غریب فاضل عربی

نمبر ۱

(از جناب حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا الہ آباد)

اس وقت میرے پیش نظر چند اوراق کی ایک کتاب ہے جسکے ٹائیٹل پیج پر کتاب اور اُسکے مصنف کا نام مرقوم ہے۔ "کالی بجریعنی تحقیق الالہام" المصنف الفاضل الذکی شریمان پنڈت کالیچرن شرما جوشی (عربی فضیلت یافتہ مناظر و واعظ آریہ سماج) "ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ میں موہن لال روپ منتری آریہ سماج آگرہ نے چندہ دہندگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ اُنہوں نے امداد دیکر اس سماج کو اس لائق کیا کہ آریہ سماج کا لٹریچر عربی زبان میں طبع کراکر عربی بھائیوں کی تشنگی کو رفع کرسکے۔ اس خیال سے کہ مصنف عربی فضیلت یافتہ ہے اور کتاب عربی بھائیوں کی تشنگی رفع کرنے کی غرض سے شائع کی گئی ہے۔

بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے مجھے اسکے مطالعہ کا شوق دامنگیر ہوا۔ کتاب مطالعہ کرنے پر بیساختہ میری زبان سے نکل گیا ؎

"طوق زریں ہمہ در گردنِ خرمے بینم"

---

[۱] قال قال اللہ عز و جل فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ۔ (اصول کافی صفحہ ۱۵۳) ۱۲ منہ

[۲] جیسا کہ تفسیر شیعہ مجمع البیان ذیل لیستخلفنہم فی الارض میں لکھا ہے ای ارض الکفار من العرب والعجم۔ ۱۲ منہ

جس شخص کی تحریر مجموعۂ اغلاط ہو معانی کے اغلاط سے قطع نظر کیجئے 'فن بیان علیحدہ رکھئے' ان علوم تک آریہ بھن کی رسائی کہاں' صرفی ونحوی غلطیاں وہ بھی ایسی فاش کہ نو عمر بتدی ہدایۃ النحو کا پڑھنے والا ان غلطیوں کی اصلاح کر سکے۔ غلطیاں دو چار دس بیس نہیں ہر صفحہ بلکہ ہر سطر اور ہر جملہ میں متعدد غلطیاں موجود ہوں جس شخص کو ایک فصیح عبارت ۔نہیں نہیں بلکہ ایک عربی جملہ بنانا دشوار ہو گیا۔ اس پر عربی فضیلت یافتہ کا لفظ بولنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں ہے۔ کیا اسکی تصنیف عربیوں کی تشنگی بجھا سکتی ہے؟ کسی نے سچ کہا ہے ؎

"برعکس نہند نام زنگی کافور"

میں پنڈت جی اور ان کے چیلوں کو مشورہ خیر دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ اپنے آپ کو چاہے لکچرار یا مناظر لکھیں اُردو میں اپنا جال پھیلائیں یا ہندی میں۔ عربی زبان میں تصنیف کا شوق ترک فرمائیں عربی فضیلت یافتہ کا معزز لقب آپ لوگوں کے شایانِ شان نہیں ہے۔ انسان کا حد سے بڑھ جانا اپنے آپ کو قعر مذلت میں گرانا ہے۔ کسی گدھے کا نام کوئی شیر رکھدے تو اس سے شیر کے اوصاف اسمیں نہیں پیدا ہو جاتے۔ خیال تو فرمائیے جب عربی بھائی اس کتاب کی عبارت کو دیکھینگے تو اُن کی نظر میں پنڈت جی کی کیا وقعت ہوگی مجھے امید ہے کہ اراکین آریہ سماج اپنے اصول عشو کے اصل رابع (حق کے قبول کرنے اور باطل کو ترک کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے) پر عمل کرتے ہوئے علوم عربیہ سے ناواقف شخص کو عربی فضیلت یافتہ کے معزز لقب کا مستحق نہ سمجھینگے اور عربی علم ادب پر ایسا بیجا ظلم روا نہ رکھینگے

اگر میں اس کتاب کی صرف نحوی غلطیاں بالاستیفا دکھاؤں تب بھی تقریباً کتاب کی کل عبارت نقل کرنی ہوگی۔ مگر نہ اتنی فرصت ہے نہ اسکی ضرورت۔ ابتدائی سات صفحات میں سے ہر صفحہ کے ایک ایک مقام کی تھوڑی سی عبارت بطور نمونہ پیش کیجاتی ہے۔ خط کشیدہ الفاظ پر ناظرین اہل علم خصوصیت کے ساتھ نظر ڈالیں۔ اور مصنف کتاب کی عربیت کی داد دیں۔

صفحہ ۲ :- کل ما یشاهد فی العالم فهو نتیجه

تحقیقات الانسانیه

صفحہ ۳ :- و نهایستلزم ان یهلك الناس فی تجنبتهما بلا لذات الدنیویة -

صفحہ ۴ :- لان لما ننظر فیجد نا الانتظام -

صفحہ ۵ :- ویصل من ملهم الحقیقی الینا -

صفحہ ۶ :- لما انظر الی سلاطین الظاهرانهم یقنون الانتظام فکیف یدع مالك الحقیقی مخلوقاته بلا قانون وکیف یثبت الجرم والسزا (کسی عربی میں سزا کا لفظ تلاش کیجئے ۔مصنف نے اس لفظ کو کئی جگہ استعمال کیا ہے)۔

صفحہ ۷ :- ان قیل ان الوید والژند والاوستا والتوریت والزبور والقرآن وغیرہ کتب الهامی ففیهما الالهام حقیقی اقول علیه لیست کل واحدة منها الهامی کما ظهرت من کتب المذکورہ -

صفحہ ۸ :- فثبت من هذا ایضا ان الالهام لیست مختلفا بل تکون واحدا -

اگر ناظرین اس رسالہ کی ساری خوبیاں ملاحظہ کرنی چاہیں تو دفتر آریہ سماج آگرہ سے طلب فرمائیں حجم رسالہ ۳۲ صفحے مع ٹائیٹل پیج - ہر صفحہ میں بارہ سطر حروف بڑے بڑے موٹے نہایت بدخط - لکھائی چھپائی اچھی نہیں ہے - عبارت ایسی کہ معنی کا سمجھنا الفاظ سے دشوار ہے - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف چار آنے ہے۔

بہشتی زیور
معہ
بہشتی گوہر

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مد نظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلےٰ علمیت کا تقاضیٰ ہے۔ گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت الحصو نکی صرف ۶ (منیجر اہلحدیث)

مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی اثر
نمبر ۲
اعیان اہلحدیث ہوشیار رہیں!

گذشتہ "اہلحدیث" میں ایک مضمون نکل چکا ہے جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ لاہور میں مسجد چینیاں جو بہت زمانہ سے مسجد اہل حدیث ہے اُس میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے اور اُس کے متعلقین کو خبر نہیں یا دانستہ وہ چشم پوشی کر رہے ہیں آئندہ زمانہ خود بتادیگا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ آج ہم اس بارے میں تحریری شہادات پیش کرتے ہیں جو دو مختلف مزاج اور مختلف مذاق شاہدوں کا بیان ہے۔ بلکہ ایک شاہد تو ایسا ہے کہ غزنویہ کے حق میں اُسکو

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

کہنا بجا ہے

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں یہ تو ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سارا جھگڑا اس امر سے ہوا ہے کہ مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور امرتسر میں مرزائیوں کی حمایت میں سرگرم ہوئے۔ جس کی وجہ سے علماء شہر اور پبلک اہل اسلام سخت ناراض تھے یہانتک کہ خاندان غزنویہ کے ارکان بھی سخت خفا تھے مجلس خلافت امرتسر میں ایک روز سخت جھگڑا ہوا مولوی اسماعیل صاحب غزنوی نے مولوی داؤد صاحب غزنوی ولد مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم کو کہا کہ آپ کو میری مخالفت کرنی مناسب نہ تھی۔ اسکے جواب میں مولوی داؤد صاحب نے کیا ہی غیر تمندانہ جواب دیا کہ

"آپ کی ناجائز حرکتوں سے ہمارا خاندان بدنام ہوا میرے بزرگوں کی روحیں میری خاموشی پر مجھے ملامت کرتی تھیں۔ کیا میں ایسے حال میں تمہارے لحاظ میں خاموش رہوں جس حالت میں تمام خاندان کی بدنامی ہو"

جب یہ افواہیں اُڑتی اُڑتی لاہور پہنچیں تو مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں نے اپنے بیٹے مولوی

ahmadimuslim.de

اسمٰعیل کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

"اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ مرزائیوں کے جلسے کرائے جاتے ہیں ۔ انا للہ ۔ تم فوراً لاہور چلے آؤ ۔"

یہ تو ہیں وہ باتیں جن کا ثبوت زبانی ہے ۔ اب ہم مطبوعہ تحریریں ناظرین کے سامنے رکھے دیتے ہیں تاکہ ناظرین خاصکر غیر متعصب اہل حدیث ان واقعات پر غور کریں ۔

مولوی اسمٰعیل غزنوی نے قتل مرتد پر آریوں سے مباحثہ مقرر کیا اور اس کام کیلئے لاہوری مرزائیوں سے مدد مانگی کہ مجھ کو آپ لوگ کتابوں اور آدمیوں سے مدد دیں ۔ چنانچہ یہ خط لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۳ - دسمبر ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۳ پر درج ہوا ہے ۔ اسی ضمن میں یہ بھی ذکر ہے کہ مولوی اسمٰعیل غزنوی جب مرزائی مناظروں کو لیکر جلسہ گاہ میں گئے تو آریوں نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ۔ پیغام صلح لکھتا ہے ۔

"اس کے جواب میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا آپ لوگ اب تنکوں کا سہارا لے رہے ہیں اور اصل بات سے بہت دور بھاگنا چاہتے ہیں ۔ مگر سن لو کہ ہم آپ کے ان تنکوں کو بھی توڑ کے رکھے دیتے ہیں ۔ اور ہم

اعلان کرتے ہیں کہ احمدی بھائی مرتد نہیں کافر نہیں بلکہ پکے مسلمان ہیں وہ ہمارے (غزنویوں کے؟) بھائی ہیں ۔ ان کا شمار مسلمانوں میں کیا جاتا ہے میں نے (آل پارٹیز) کانفرنس کے ایام میں بھی کامل دو گھنٹے تقریر کر کے اس بات کو صاف کیا تھا اور بتلایا تھا کہ احمدی ہمارے بھائی اور پکے مسلمان ہیں ۔ وہ اشاعت اسلام میں ہم سب سے پیش پیش حصہ لے رہے ہیں ۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں مسلمان نہ سمجھیں ۔"

(پیغام ۱۳ - دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۲)

مسجد چینیاں کے نمازیو! ذرہ اپنی غیرت ایمانی سے کام لو اور اپنے امام مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی سے پوچھو کہ ان کے صاحبزادہ کا یہ فتوےٰ (کہ احمدی پکے مسلمان اور ہمارے بھائی ہیں) صحیح ہے؟

دوسری شہادت

یہ وہ شاہد ہے جس کو میں نے آیت قرآنی کے ماتحت گھر کا شاہد کہا ہے ۔ اس سے مراد میری اخبار "اہلسنت والجماعت" امرتسر ہے جو غزنوی خاندان کا گویا آرگن ہے جسکا اڈیٹر غزنوی خاندان اور اُن کے اتباع میں مقبول ہے یعنی مولوی حکیم ابو تراب عبد الحق اس اخبار اور اسکے اڈیٹر کی حیثیت جاننے کے ناظرین تشنہ ہیں ۔ اس اخبار میں اُس مجلس کی گفتگو چھپی ہے جسکی گفتگو پیغام نے شائع کی ہے ۔ اسکے الفاظ یہ ہیں ۔

"میں بعد نماز عشاء ۸ بجے شب کے سماج میں پہنچا تو مسلمان اور آریہ صاحبان سے مکان لبالب تھا ۔ مولوی اسماعیل صاحب و مولوی داؤد صاحب بھی تشریف لائے تھے ۔ مباحثہ کے وقت مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ گذشتہ جلسہ میں آریہ مناظر نے کہا تھا کہ قتل مرتد کا ثبوت قرآن مجید سے ہے ۔ میں نے کہا تھا کہ بتائیے کونسی آیت ہے ۔ لہٰذا آج بھی اس امر کا مطالبہ ہے کہ قرآن مجید سے ثبوت دیدیں ۔ آریہ مناظر نے کہا کہ افغانستان کے بادشاہ اور علماء نے قتل مرتد کا فتوے دیا ۔ اور قادیانی مرتد کو قتل کیا گیا اور علماء دیوبند وغیرہ نے انکی تائید کی ۔ کیا اُنہوں نے خلاف قرآن کیا ؟ اسپر مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ امیر افغانستان کا یہ فعل حجت نہیں ہے ۔ میں مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہوں ۔

اس پر میں نے مولوی داؤد صاحب کو کہا کہ آپ مولوی اسمٰعیل کو سمجھا دیں کہ وہ مرزائیوں کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہیں ۔ کیا اُن کو علم ہو گیا ہے کہ مرزائیوں نے توبہ کر لی ہے ۔ اور مرزا صاحب کو نبی اور مسیح موعود وغیرہ ماننے سے انکار کر دیا ہے جب آریہ مناظر نے مرزائیوں کے مسلمان ہونے کے متعلق سوال ہی نہیں کیا تو خواہ مخواہ انکی نسبت اس مجمع میں غلط رائے کیوں ظاہر کرتے ہیں ۔ اس سے یہ کہ خود مرزا صاحب ہی کی عبارات قتل مرتد کے متعلق پیش کیجائیں ۔ مجھے بولنے دیں مولوی اسماعیل صاحب کو چاہئے کہ آریوں کے مقابلہ پر اگر کھڑے ہوئے ہیں تو اہل سنت وجماعت واہلحدیث کے مطابق جواب دیں ۔ آریہ مناظر نے پھر اسکا جواب دیا ۔ اسکے بعد پھر مولوی اسمٰعیل صاحب نے آیت قرآنی کا مطالبہ کیا ۔ حالانکہ آیت (انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ) صاف قتل مرتد کے متعلق آ چکی ہے ۔ اور کہا کہ جہاد پر پھر بحث ہوگی ۔ پہلے قتل مرتد کا ثبوت آپ قرآن سے دیں ۔ اسی قیل وقال میں وقت گذر گیا ۔" (صفحہ ۵)

اہلحدیث بھائیو! غیرت ایمانی سے کام لو اور بتاؤ کہ ہمارا دعوےٰ کہاں تک ثابت ہے کہ

"چینیانوالی مسجد میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے ۔"

یقین جانو کہ ۲۲ - ۲۳ - اپریل کو جو جلسہ مسجد چینیاں میں کر کے مجھے بُرا بھلا کہا گیا وہ اسی غصہ کا بدلہ ہے جو میں نے مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی کے خلاف منشاء امرتسر میں مرزائیت کا اثر پھیلنے کی مخالفت کی تھی ۔ **بھائیو!** واقعات تمہارے سامنے ہیں اب جو تم چاہو فیصلہ کرو ؎

من نگویم کہ ایں بکن آں کن   فرضِ خود بین وکار رحمٰن کن ۔

(ابو الوفاء امرتسری مسافر حجاز)

نظم

دیکھ پھیلانا ہے کُل دنیا میں اسلام ابھی
اُٹھ کمر باندھ کہ باقی ہے بہت کام ابھی
ساقیا اُٹھ! کہ نہیں وقت ہے آرام کا یہ
ہیں پلانے مئے وحدت کے بہت جام ابھی
دیکھ! اُٹھا اپنی نظر خواب سے ہو کر بیدار
کہ برہنہ ہے کفِ کفر میں صمصام ابھی
اس طرف ریف کی جنگ ۔ ٹرکی ہے تیار اُدھر
ہے تلاطم میں پھنسی مملکت شام ابھی
ہے یہ کفار کی خواہش کہ مٹا دیں اسلام
اور غفلت میں ہے یہ مسلم ناکام ابھی
ہے نہ اب باقی حمیت ۔ نہ ہی غیرت ۔ نہ تڑپ
پر جو سمجھو تو ہے باقی فقط اک نام ابھی
اسپہ بھی ہے یہ تمنا کہ سب ہندو بنجائیں
تاکہ سوراج کا ہو جائے سرانجام ابھی
حق پرستی کی جگہ ۔ قوم پرستی کو ملے
اور مٹجائے جو کچھ باقی ہے اسلام ابھی
ہم مسلمانوں سے کہتے ہیں ۔ خدارا جاگو!
فتنہ آتا ہے نظر ہم کو لبِ بام ابھی

xx

سر کٹے علم انا الامداد رہے بود ۔ زندہ و جاوید رہے غیرتِ اسلام ابھی ۔ (محمد عبد الغفار غزنوی)

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۲۳ - لڑکا نابالغ عمر ۴ سال ختنہ ناکردہ لڑکی عمر یک سالہ - ان ہر دو کا نکاح بولائیت جانبین ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ حدیث شریف وکتب فقہ جواب تحریر فرمادیں۔ (عبدالحمید انصاری)

ج نمبر ۱۲۳ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نابالغی میں والد نے کرایا تھا اس لئے حالت نابالغی میں بولائیت ولی نکاح جائز ہے۔ - مردا خل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۲۴ - زید کہتا ہے کہ شئی واحد کو اسطرح بیچنا کہ یکمن گندم کی قیمت اصلی بازار میں پانچ روپے ہیں اب اگر کوئی نقد قیمت دیکر خریدتا ہے تو وہی قیمت اصلی پر بیچنا اور اگر کوئی ادھار پر خریدتا ہے تو وہ یکمن گندم کو سات روپے پر بیچنا بموافق حدیث ابی ہریرہ رض قال نہی رسول اللہ صلعم عن بیعتین فی بیعۃ وایضا لابی داؤد من باع بیعتین فی بیعۃ فلہ اوکسہما اوالربا، سود و حرام ہے اور بکر کہتا ہے کہ یہ بیع و فروخت حلال و جائز ہے - ان دونوں صاحبان میں سے کون حق و صواب پر ہے۔ بیان مفصل بدلیل مطلوب ہے (سائل ابوعبدالحکیم نسیم الدین رنگپوری بنگال)

ج نمبر ۱۲۴ - شئی واحد کو نقد کم قیمت پر اور ادھار زیادہ قیمت پر بیچنا جائز ہے بشرطیکہ بات قطعی ہو جائے گو گو نہ رہے یعنی مشتری یہ کہے کہ قیمت ادھار ہے فلاں روز دونگا بائع اس چیز کی قیمت قطعی کہدے ایسا نہ کریں کہ نقد لیگا تو ایک روپیہ ادھار لیگا تو سوا روپیہ اور مشتری بغیر طے کئے کسی بات کے اٹھا کر لے جائے بیعۃ فی بیعتین کے یہ معنے نہیں صورت صاف ہے تو جائز ہے (نیل الاوطار) مردا خل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۲۵ - حضرت امام ابن تیمیہ رح نے اپنی کتاب "الوسیلہ" کے صفحہ ۲۸ مترجمہ ملک ابوالبشیر محمد مراد علی خانصاحب پر تحریر فرماتے ہیں کہ سرکش جنات انبیاء علیہم السلام خلاً ابراہیم و موسٰی وعلٰے و حضرت محمد علیہم السلام کی صورتیں ظاہر ہو سکتے ہیں" اس کے متعلق کوئی نص نقل نہیں فرمائی - من رانی فقد راہ الحق کے خلاف کوئی صحیح حدیث یا قرآنی آیت جس سے اجنہ اور شیاطین کا انبیاء علیہم السلام کی صورت میں ظاہر ہونا ثابت ہو - سواحو حسین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

ج نمبر ۱۲۵ - حدیث شریف مرقومہ میں من رانی مفرد کا صیغہ ہے شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے اس حدیث کو آنحضرت علیہ السلام کے حق میں مخصوص سمجھا - اس لئے باقی انبیاء کرام کو اس خاصہ میں شریک نہیں جانا - یہی انکی دلیل ہے - ۲ر دا خل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۲۶ - خطبہ عیدین کے درمیان جو جا بجا تکبیریں آئی ہیں جب خطیب تکبیروں پر پہونچے تو کیا سامعین بھی باواز بلند بحالت خطبہ تکبیریں پڑھیں؟ (خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۱۲۶ - سامعین کا ایسا کرنا کسی حدیث میں میں نے نہیں دیکھا۔

س نمبر ۱۲۷ - زید نے ہندہ کو کسی فعل ناشائستہ کی بناپر طلاق دی ہندہ مہر طلب کرتی ہے تو زید کہتا ہے کہ بہت سی چیزیں تو نے مجھ سے پوشیدہ چرا کر میکے پہونچائی ہیں - اگر میری مسروقہ چیزیں مہر معینہ سے کم ہو تو پوری کرلے ورنہ بصورت زائد واپس کر - ہندہ انکار کرتی ہے اور بات مشتبہ ہے - اگر بات پایہ ثبوت کو پہونچے تو کیا زید کو مہر سے وضع کرلینا جائز ہے -؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۷ - مال مسروقہ اصل مالک کی ملک ہے بے شک مہر سے وضع کر سکتا ہے۔

س نمبر ۱۲۸ - بکر نے نابالغہ لڑکی سے نکاح کیا بعد چھ سات برس کے لڑکی جب بالغہ ہوئی تو بکر نے خلوت صحیحہ میں مانند مخنث کے پائی اور دایہ نے بھی اس کی تصدیق کی - بعد اس کے بکر نے طلاق دی - اب مخنثہ مذکورہ مہر چاہتی ہے - سوال یہ ہے کہ مہر بکر پر دینا واجب ہے یا نہیں ہے - مع دلیل قرآن و حدیث سے جواب فرمادیں (فدوی مولوی ابوعمران محمد عثمان خریدار اخبار نمبر ۸۰۹ ساکن رنگہاٹ ڈاکخانہ کریالی ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۲۸ - نکاح کی صحت کے لئے ایک طرف مرد - دوسری جانب عورت کا ہونا ضروری ہے - اگر یہ صورت نہیں تو نکاح ہی نہیں - صورت مرقومہ میں یہ صورت نہیں لہذا نکاح منعقد نہیں - قرآن مجید میں جہاں جہاں نکاح کا ذکر آیا ہے وہاں نساء کا لفظ ہے جس کے معنے عورتوں کے ہیں پس اگر منکوحہ ذات عورت نہیں تو نکاح منعقد نہیں اور نکاح نہیں تو مہر بھی نہیں - جیسے کوئی مرد بالغ کسی بالغ لڑکے سے یا کوئی عورت عورت سے نکاح کرے تو نکاح نہیں لہذا مہر بھی نہیں۔

س نمبر ۱۲۹ - زید کے محلہ میں پلیگ کی بیماری اور کالیرہ کی بیماری ہو گئی ہے - اب زید نے اس طور پر نذر مانی ہے کہ اگر خدا اس بلا کو میرے محلہ سے دور کرے تو ہم لوگ سب ملکر جامع مسجد میں کھانا کھلائیں گے - اب سوال یہ ہے کہ یہ کھانا درست یا حرام اور اس قسم کی نذر ماننا زید کا جائز ہے یا بدعت؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۹ - نذر مذکور اگر محض فقراء کے لئے مقرر نہیں تو اسکا کھانا جائز ہے - اگر محض فقراء کے لئے ہے تو کھانا جائز نہیں - کسی ضرورت کے پورا کرانے پر نذر ماننا حدیث میں منع آیا ہے لیکن مان لینے پر پورا کرنا ضروری ہے - اللہ اعلم - ۳ر دا خل غریب فنڈ

ضمیمہ ج نمبر ۸۶ - پنجتن پاک سے شیعوں کی اصطلاح میں آنحضرت - حضرت علی - حضرت فاطمہ اور حسنین مراد ہیں - اور سنیوں کی اصطلاح میں پنجتن سے آنحضرت اور چار یار خلفاء راشدین مراد ہیں - اللہ اعلم -

اطلاع

آئندہ کو تا واپسی از سفر حج فتوی نویسی کا انتظام نہیں ہوگا - مولانا سیالکوٹی کو اتنی فرصت نہیں لہذا چند روز سائلین یہ سلسلہ بند رکھیں -

(ابوالوفاء)

تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب کی مندرجہ ذیل جلدوں کی ضرورت ہے ۳ - ۴ - ۵ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - بقیہ جلدیں موجود ہیں کامل کرنا چاہتا ہوں - کسی صاحب کے پاس ہوں اور ہدیہ کرنا چاہیں تو ہمارے ہاتھ ہدیہ کریں۔

(محمد افضل حسین مقام چوپرہ ڈاکخانہ پلاس پنگہ ضلع بالاسور)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

گندم اور کپاس کی فصلوں کی مقابلہ میں جنگلوں کی اہمیت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دیہاتی اور قصباتی زندگی کیلئے جنگلوں کی اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ صنعتی کارخانوں اور مکانات کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں لکڑی کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا۔ زمیندار کا ہل، سہاگہ، چکلہ، بیلنا، مدھانی، ہر قسم کا چھکڑا اور خانگی ضروریات کی بیسیوں چیزیں شیشم اور شہتوت سے بنتی ہیں۔ آرائشی سامان میز کرسی، چارپائی، کھیلنے کا سامان ہاکی، ٹینس، اور کرکٹ کے بیٹ شہتوت کے رہین منت ہیں۔ ہر سال چھانگا مانگا کے جنگل میں اسقدر لکڑی پیدا ہوتی ہے کہ اگر پانچ فٹ لمبے گٹھے پانچ فٹ کی بلندی تک چن دئے جائیں تو ان سے دس میل رقبہ زمین ڈھانپا جاسکتا ہے۔ ان میں سے کچھ لکڑی تو سرکاری اور غیر سرکاری کارخانوں کے کام آتی ہے اور اُس کا بیشتر حصہ شہروں میں ایندھن اور مختلف اغراض کے لئے برآمد کیا جاتا ہے۔ اب محکمہ جنگلات اس کوشش میں ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ملحق کردے تاکہ لکڑی کیلئے نوآبادیوں کی ضروریات مقامی طور پر پوری ہوسکیں۔

ستلج ویلی پراجیکٹ میں نئے جنگلوں کی نشوونما کا انتظام

پنجاب میں اس وقت تین بڑے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ چیچا وطنی اور خانیوال۔ لوئر باری دوآب میں اور ڈ بھراپر اور لوئر جہلم کی نوآبادیوں کے درمیان ان کا مجموعی رقبہ اکیس ہزار ایکڑ یعنی پچاس میل مربعہ کے قریب ہے۔ یہ چند سالوں کے اندر بالکل مکمل ہوجائینگے۔ لاہور کے قریب بھی دو چھوٹے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ ایک کوٹ لکھپت میں جو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے سپرد کردیا گیا ہے۔ اور دوسرا ہربنس پورہ ریلوے اسٹیشن کے متصل ہے۔

یہ خبر نہایت مسرت کا موجب ہوگی کہ ستلج ویلی پراجیکٹ کی تکمیل پر جب پانی میسر ہوسکیگا تو نوآبادیوں میں تین نئے جنگلوں کی طرح ڈالی جائیگی۔ زمینداروں کی بہبودی اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ہو۔ ہر قسم کی خانگی، تمدنی، اقتصادی اور صنعتی ضروریات کیلئے لکڑی ناگزیر ہے۔ علاوہ ازیں قحط اور خشک سالی کے دوران میں جب مال مویشی کیلئے گھاس کا چارہ نہیں رہتا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی گھاس اُن کے کام آتی ہے۔ اور بارہا ان کی جانیں بچانے کا موجب ہوئی ہے طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا جیسے متعدی امراض پھیل جائیں اور لوگوں کو میدانوں میں جھونپڑیاں بنانے کی ضرورت ہو تو اُن کیلئے "کانی" سرکنڈہ اور دیگر ضروری سامان جنگل سے مہیا ہوسکتا ہے۔ ستلج ویلی پراجیکٹ میں زمین کھودنے کیلئے جو اوزار کام آتے ہیں اُن کے دستوں کیلئے شہتوت ایسی ہلکی لکڑی کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو چھانگا مانگا کے جنگل نے پورا کردیا ہے۔

اس قسم کے جنگلوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ برسات کے موسم میں جب دریا طغیانی پر آتے ہیں تو اُن کا پانی درختوں کی سیرابی کیلئے کام آتا ہے اس کے علاوہ جنگل کثیر آبادی کا ذریعہ معاش ہیں۔ گذشتہ دس سال میں چھانگا مانگا کے جنگل پر ۱۸۳۳۰۰ روپے خرچ آئے۔ اور اس سے ۳۷۰۷۰۰۰ روپے آمدنی ہوئی یعنی اصل منافع ۱۸۷۹۰۰۰ روپے ہوا:۔

کوائف حجاز

(از جناب حاجی یونس خان صاحب طائفی رئیس ٹاٹلی)

مولانا! ملک حجاز ایک بالکل غیر آباد اور بے آب وگیاہ قطعہ ملک ہے جہاں بعض مقامات پر بیس بیس کوس تک پانی نہیں ملتا نہ قابل فرود زمین نظر آتی ہے۔ میرے خیال میں کل ملک حجاز کی محاصل اراضی ہندوستان کے ایک ضلع کی برابر مشکل سے ہونگے۔ اور اسی طرح آبادی بھی کم ہے سوائے تین چار شہروں کے اور کوئی نامور شہر بھی نہیں ہے اور جو شہر ہیں اُن میں پانی کی بعض میں تو ازحد تکلیف ہے۔ مثلاً جدہ میں۔ اور اگر سلاطین آل عثمان کروڑہا روپیہ خرچ نہ کرتے تو مکہ معظمہ بھی انہی شہروں میں تھا۔

باشندگان اس ملک کے عموماً بے علم ہیں جنکو سیاسی واقفیت قطعاً نہیں ہے۔ اور سوائے قرآن شریف کے دوسری کتاب بہت کم پڑھے ہوئے ہیں۔ جنگجوئی اُن کا مرغوب پیشہ ہے۔

جناب من! ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جمہوری حکومت کی باگ دینا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عالم اسلامی کے واسطے کیا مفید ہوسکتا ہے۔ اور وہ اس بے زری اور وحشت کی حالت میں اپنے اس مفلس ملک کو دست بُرد اغیار اور ترقی یافتہ قوموں کے حملوں سے کسطرح بچا سکتے ہیں۔ جبکہ ہوائی جہاز چیلوں کی طرح ہر جگہ منڈلاتے پھرتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کی بدولت سونے اور چاندی کی نہریں ہر طرف بہ رہی ہیں کہ اچھے اچھوں کے منہہ میں پانی بھر آتا ہے

کہ بعد از دیدنش ہرگز نہ ماند
وجود بار ساماں را شکیبے۔

مختصر یہ ہے کہ میں جناب کی اس رائے سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ہم لوگ جب اپنے ملک کا خود انتظام نہیں کرسکتے تو دوسروں کو راستہ بتانا عقل کے خلاف ہے:۔

ضروری ہدایات

برادران من! السلام علیکم۔ حضرت مولانا المکرم سردار اہل حدیث مدظلہ نے اپنے سفر حج کی ایام تک اخبار "اہلحدیث" کی نگرانی کا بارگراں مجھ عاجز کے ذمہ ڈالا ہے۔ آپ صاحبان کو میری قلت فرصت اور کثرت اشغال کا علم کسی قدر ضرور ہوگا۔ اب اخبار کے مضامین کی نگرانی اُس پر اور اضافہ ہوگئی۔

اس کے ساتھ ایک اور امر بھی آپ پر واضح ہو کہ میرے ایک شاگرد رشید مولوی ابوالخیر محمد اسماعیل

صاحب جو گوجرانوالہ میں مدرسہ اہلحدیث کے مدرس اول اور جماعت اہل حدیث کے روح رواں تھے وہ بھی حضرت مولانا المعظم کے ساتھ حج کو جاتے ہیں۔ جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ نے جن کو میں اپنے خیال اطاعت و کارکردگی میں دیگر مقامات کی اہلحدیث جماعتوں پر ترجیح دیتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے چاہا کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی غیر حاضری میں گوجرانوالہ میں بھی قیام کیا کروں تاکہ گوجرانوالہ کی رونق علیٰ حالہٖ رہے۔ امرتسر اور گوجرانوالہ کی سفارشوں کی قبولیت تو امرتسریوں اور گوجرانوالیوں کی وجہ سے تھی اور سیالکوٹی میں خود ہوں۔ اسلئے سیالکوٹ کو بھی فراموش نہیں کر سکتا اور چونکہ امرتسر کے سفر کیلئے لاہور راستہ میں پڑتا ہے اسلئے لاہور کی جماعت اہل حدیث کی بھی خواہش ہے کہ امرتسر کو جاتے یا وہاں سے آتے ہوئے یہاں بھی کوئی تقریر ہو جایا کرے۔ تاکہ لاہور میں کوئی جامع اہلحدیث عالم نہ ہونے کی وجہ سے جماعت میں جو انتشار و بیدلی ہو رہی ہے اس کا تدارک ہو جائے پس سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لاہور اور امرتسر چار مقامات میں گشت لگاتے رہنے اور اپنے دیگر مشاغل کے ہوتے ہوئے میں **مناظروں اور جلسوں** میں شریک نہیں ہو سکونگا۔ اگر کسی مقام کے دوست کوئی مناظرہ یا جلسہ میرے مشورہ اور اجازت کے بغیر مقرر کریں تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

(۲) چونکہ حضرت مولانا کے اس سفر حج میں دیگر بہت سے علماء اہل حدیث بھی آپ کے ہمراہ ہیں، مثلاً مولوی محمد صاحب دہلوی۔ اور مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی۔ اسلئے بھی مناسب ہے کہ جماعت اہلحدیث اس عرصہ میں جلسے اور مناظرے نہ کرے۔ اور اگر دیگر لوگ چھیڑ خانی کریں اور ستائیں تو نہایت متانت اور سنجیدگی سے کسی معقول بات کا جواب دیکر عذر کر دیا کریں کہ ہم اپنے سردار صاحب سلمہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات مقرر نہیں کر سکتے۔ وہ بخیریت تشریف لائینگے تو شوق پورا کر لینا۔ اور غیر معقول بات کو سُنکر ہدایت قرآنی (واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ و قالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم) یعنی جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور (اُن بیہودہ گوؤں کو) کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں (اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں ہو) اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں (ہم انکے ذمہ دار نہیں ہیں) پر عمل کیا کریں۔ اور کسی کے طعن و تشنیع کا ہرگز لحاظ نہ کیا کریں، کیونکہ طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے جذبات پر جو اثر پڑتا ہے اسمیں نفسانیت آجاتی ہے اور یہ اخلاص کے منافی ہے۔ پس جماعت کو لازم ہے کہ بردباری اور برداشت کی عادت بنائیں کہ یہ بھی سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہے

(۳) نامہ نگار اور مضمون نویس اصحاب چند باتیں ضروری طور پر ملحوظ رکھیں (الف) تحریر صاف خط میں ہو۔ ورنہ میں اسکے پڑھنے سے معذور ہونگا (ب) ہر ورق کے دونوں صفحوں پر نہ لکھی ہو بلکہ صرف ایک جانب پر لکھی ہو (ج) طرز بیان دلخراش نہ ہو۔ اور اسمیں کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے مدعا کو م

۴ سنجیدگی اور متانت سے بادلیل لکھا ہو۔ ورنہ میں اسکے درج اخبار کرنے میں معذور ہونگا۔ (د) مقامی جلسوں کی کیفیت مختصر عبارت میں ہونی چاہئے اور اُس میں صرف ضرو

"سلک مروارید"

یعنی وہ رباعیات و نظم جو ۱۸ - اپریل کو بموقعہ اڈریس حضرت مولانا صاحب سردار اہلحدیث پڑھی گئیں

رباعی

از جناب منشی مولا بخش صاحب کشتہ اڈیٹر "اتحاد الاسلام" امرتسر

ہزاروں بھائی بزرگ امسال جوق جوق جا رہے ہیں　　ابوالوفا کے ارادہ حج کی ہوگئی ابتدا مبارک
حبیب رب کو دیار محبوب میں جو پہنچیں جناب والا　　سعادت اندوز ہو کے لوٹیں خدا کرے انتہا مبارک

دیگر

از جناب میر کرامت اللہ صاحب میر امرتسری

ہمیشہ حامی کارت ثناء اللہ خدا بادا　　بدل چوں بر اتموا الحج والعمرۃ شدی عامل
بسال رخصت حج میر موری معنوی آمد　　ہزار و سہ صد و چہل و چہار از ہجرت کامل

ایضاً

از جناب منشی عبدالرحمن صاحب شمس ثنائی امرتسری

بوالوفا شد پئے مناسک حج　　گام میزد بشوق در این راہ
حبذا مرحبا چنیں سفرے　　بر لبم آمدہ ثناء اللہ

نظم

ابن سعود کا ہے زمانہ حجاز میں　　ہر لب پہ ہے خوشی کا ترانہ حجاز میں
صد شکر فکر و رنج کا کانٹا نکل گیا　　اعدا کا کچھ چلا نہ بہانہ حجاز میں
لوٹینگے ذوق و شوق سے اب عازمان حج　　رحمت کا کھل گیا ہے خزانہ حجاز میں
ابن سعود کی جو کریگا مخالفت　　ہوگا ملامتوں کا نشانہ حجاز میں
بے فائدہ امیر علی کا ہے تذکرہ　　سنتا ہے کون اُس کا فسانہ حجاز میں
غازی کی مخلصانہ مساعی سے آجکل　　ہے عہد اولیں کا زمانہ حجاز میں
مٹی میں مل گئے ہیں خصومت کی ہاتھ سے　　بوتے تھے جو فساد کا دانہ حجاز میں

بے خوف ہو کے شمس چلو حج کیواسطے
ہے امن و عافیت کا زمانہ حجاز میں

متفرقات

قبول اسلام

مدالحمد ہر آنچہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

کمترین عرصہ چھ ماہ سے گلستان اسلام کی سیر و سیاحت میں لگا ہوا تھا۔ میں نے لبا اوقات مناظرے اور مباحثے سنے۔ میں نے ویدک دہرم کی ہر پہلو سے سٹڈی کی میں نے عیسائی مذہب کے کفارہ اور تثلیث کے فراز و نشیب پر خوب غور کیا میں نے دیو سماج کی ناستکتا کا کافی مطالعہ کیا میں نے سناتن دہرم کی مورتی پوجا کی تحقیق کی میں نے آریہ سماج کی شدھی اور روح و مادہ کی قدامت کی خوب غور سے تنقید کی مگر مجھکو اس کے تاریک پہلو میں ہرگز نورانیت نظر نہیں آئی مجھکو عوام بلکہ خواص سے تبادلہ خیالات کا کافی موقع ملا۔ مگر کسی سے طبیعت مطمئن نہ ہوئی ہر چند کوشش کی کہ کسی طرح آبائی دین اور موروثی دہرم سے ہی نجات مل جائے اور کسی دوسرے دروازہ کو کھٹکھٹانا نہ پڑے مگر واہ رے قسمت کہ بلا در غیر سے نجات کا دروازہ نہ کھل سکا۔ آخر میں نے عمر کی ناپائداری کا خیال کر کے اس امر کا فیصلہ کر لیا کہ ہرچہ بادا بادا کشتی در آب انداختم۔ خواہ بیوی چھوٹے بچوں کو جدا کرنا پڑے۔ قوم سے علیحدگی ہو یا شہر کو تیاگنا لازم آئے مگر نجات کا مذہب اور سچا دہرم ہاتھ سے نہ چھوٹے کیونکہ یہ تمام تعلقات عارضی ہیں اور اصلی تعلق صرف خالق و مالک سے ہے لہذا اس کے مقابلہ پر عارضی تعلقات کا خیال کرنا سخت حماقت اور انتہا درجہ کی غلطی ہے۔ فوراً اس فیصلہ کے بعد میں نے چاہا کہ میں اپنے شہر میں اس سچے مذہب اور مبارک طریقہ میں کہ جس کی حکومت نہیں۔ رعب نہیں سطوت نہیں۔ توانگری نہیں۔ بلکہ خود اس کے افراد میں محبت نہیں اخلاق نہیں جرأت نہیں ہمت نہیں مگر صداقت ہے اور ضرور صداقت ہے اس کی شمولیت کا اعلان کر دوں مگر جونہی کہ قدم مارا فوراً آہنی آزمائش اور خدائی امتحان سر پر سوار ہوا یعنی میرے دیگر برادران نے مجھ پر وہ مصائب و آلام ڈالے کہ پناہ ہی بھلی ہے۔ چنانچہ کشاں کشاں مجھکو گھسیٹ کر گھر لائے جس کو میں حبس دوام سے زیادہ بھیانک صورت میں دیکھ رہا تھا۔ میرے جوڑ جوڑ اور ہڈی ہڈی توڑ ڈالی ہفتہ عشرہ تک محبوس کر کے خبر نہ لی۔ پھر بھی آج سماج اور شردھانند خاصکر اس امر کے دعویدار ہیں کہ آریہ سماج سچا دہرم ہے اور اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ کہاں ہیں وہ جو اس پاک مذہب کی غلط تصویر دکھلا کر عوام کالانعام کو دھوکا دیتے ہیں آئیں اور میری کیفیت و حالات سے سبق حاصل کریں کہ اسلام داخل اسلام بجز صداقت نمائی کے کوئی عملی کارروائی کرنا پسند نہیں کرتے اور دیگر مذاہب انواع و اقسام کے حیلہ بہانہ سے اور مختلف تکالیف و زبردستی سے اپنا مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ مختصر حالات ہیں جنکو میں نے اپنے قلم سے اپنے ہاتھ سے خود لکھکر پبلک میں شائع کئے ہیں انشاء اللہ کبھی آئندہ موقع پر پوری کیفیت عرض کرونگا۔ الغرض جب میں نے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ مجھ پر یہ بیجا زبردستی کر سکینگے تو

تفسیر ثنائی جلد اول

(جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے)

چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ شائقین جلد طلب کریں

قیمت عہ — مینجر اہلحدیث امرتسر

میں نے وہی سوامی دیانند کی چال چلی یعنی جھوٹ بولکر کہا کہ اب میں سچے دہرم کو نہ چھوڑونگا اور درحقیقت یہ جھوٹ بھی نہ تھا کیونکہ میرے عندیہ میں پاک مذہب اسلام سے کوئی سچا دہرم نہ تھا۔ انہوں نے میری جسمانی قید توڑ دی میں نے تمام مال و اسباب و بیوی بچے بھائی برادر قوم و رشتہ سب چھوڑا اور سیدھا جگادہری آیا اور اپنے مکرم مولانا محمد زکریا خانصاحب کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہو گیا (الحمد للہ) اسلام آوری پر جس قدر مجھکو خوشی و فرحت نصیب ہوئی ہے وہ تخت شاہی سے کہیں بہتر ہے میں اب مولانا مکرم سے پڑھتا ہوں اور ہر وقت الحمد للہ کرتا ہوں پہلا نام میرا لبھو رام تھا اور اب مولانا صاحب نے میرا نام بلکہ مبارک نام کہوں تو بہتر ہے عبدالرحمن رکھا ہے میرا نام لبھو رام پسر بھوپال قوم کھتری ساکن ملود ضلع لدھیانہ ہے۔

(از طرف خاکسار عبدالرحمن طالب علم مدرسہ احیاء السنۃ عربی جگادہری)

ضروری اعلان

تفسیر ثنائی جلد سوم مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جسکسی صاحب کے پاس ہو اور وہ فروخت کرنی چاہے تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (محمد عبدالکریم کلرک دفتر ریکارڈر سیتاپور)

برما

کے قدیم دارالسلطنت شہر مانڈلے سے ایک اردو ماہوار رسالہ تحفہ زیر ادارت عبدالغفار خان ۱۵ مئی سے شائع ہوگا (مینجر مانڈلے اردو پریس بی روڈ مانڈلے برما)

یاد رفتگان

حاجی فتح محمد صاحب بھراڑہ تقدیر الٰہی سے انتقال کر گئے مرحوم نہایت متقی پرہیزگار پابند صوم و صلوٰۃ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر کا جلسہ عام

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۱۶ر اپریل ۲۶ء کو بوقت شب بصدارت قاضی عبدالکریم صاحب پریزیڈنٹ انجمن انجمن کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے

(۱) یہ جلسہ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب زاد عزہٗ امرتسری کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے حجاز موتمر میں نمائندہ منتخب کئے جانے پر اظہار خوشنودی کرتا ہے اور حضرت مولانا کو جماعت اہلحدیث کا صحیح نمائندہ تسلیم کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کی پاس کردہ تجویز مورخہ ۴ر اپریل ۲۶ء کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی کارروائی کو تفریق بین المسلمین قرار دیتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی کو جماعت اہلحدیث کا حقیقی ترجمان سمجھتا ہوا اس پر اظہار اعتماد کرتا ہے۔

(العاجز حکیم محمد علی جنرل سکرٹری انجمن نصرت الاسلام اہلحدیث دینانگر ضلع گورداسپور)

کیفیت مدرسہ اہلحدیث لشکر

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار بازار جنگ گنج کا سالانہ امتحان شروع رمضان المبارک میں ہوا۔ پچاس لڑکوں میں سے صرف ۱۱ فیل باقی پاس ہوئے ۵ لڑکے اعلیٰ پاس ہوئے جنکو مدرسہ کی طرف سے کتب انعامی دی گئیں۔ الحمد للہ نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا۔ مدرسہ ہذا اللہ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ مصارف زیادہ ہیں جماعت اہلحدیث غریب ہے لہذا احباب مدرسہ ہذا کی امداد دامے درمے فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (سکرٹری مدرسہ محمدیہ بازار جنگ گنج لشکر گوالیار)

ahmadimuslim.de

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

۱/۲

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے جو کہ ۱۲ مہینے ازیکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱- مئی ۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈرز کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) کم وبیش اندازاً ۸۰۰ ہنڈرویٹ ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور ڈیپو مغلپورہ (لاہور) میں بہ تفصیل ذیل دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ معمولی ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ

" (چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ "

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے درخواست مع پانچ روپئے ادا کرنے پر ملسکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط

سی۔ ایف لینگر مغلپورہ۔

کنٹرولر آف سٹورز ۱۹- اپریل ۱۹۲۶ء

نادر موقعہ

۳/

چوہاسیدن شاہ کے نادرالوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہا فوقیت رکھتا ہے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا کشید شدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب سے مقابلتاً اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا تیار شدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب**۔ یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف وتوصیف کا محتاج نہیں قیمت فی تولہ نمبر اول ۱۶ روپے، دوم ۱۲، سوم ۸۔ زیادہ خریدنے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب**۔ جو کہ زیادہ مقدار تازے پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ عرق تیار ہوسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳ ر فی درجن ۲۴ فی سیر ۱۶

(۳) **عرق گلاب**۔ نہایت احتیاط اور دیانتداری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸ ر فی سیر ۱۲ ر فی کنستر للعہ، ہے، ۱۰ تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند**۔ جس قدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار کرکے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲ ر

نوٹ:۔ عرق وگلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو ۸ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر

نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ فیض عام پنجابی رتوجہہ ڈاک خانہ چوہاسیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)

اکسیر احمر

۲۳/۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب وغریب خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے اعجازنما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبا اطفال ورم ہر قسم طاعون گلٹی فالج لقوہ گنٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھونگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالےٰ۔ تفصیل ومعتبرو قابل دید سندات وشہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہوسکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۴ آٹھ اونس ۵ بارہ اونس ۸ فی سیر ۱۲ ڈھائی سیر ۲۵ پانچ سیر ۵۰ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیارپور

سیرو ولد حجنبہ ذات جٹ سکنہ کوگیرہ پنہ موتیار تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ بنام بسنتا ولد سندر۔ ٹھاکرو ولد نامعلوم ذات جٹ سکنہ ستوتھر تھانہ تحصیل اونہ

دعوےٰ اتحاد وحقوق ازدواج بسنتا مسماۃ برناہی

مدعا علیہ ۱

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی درخواست وبیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہم تعمیل سمن از حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۱۳ جون ۲۶ء مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کارروائی یکطرفہ انکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۴ جون ۔ جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

لسَیا مُنسیا

یعنی

دردسر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ۸ آنہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱ محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶ ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

ahmadimuslim.de

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی-اے اڈیشنل سب جج بہادر اونہ

ہرنام داس عمر ۳۲ سال ولد مالی رام ذات برہمن سکنہ بہلو تھانہ انندپور پرگنہ ہوشیارپور مد۲ اودہم سنگھ عمر ۳۶ سال ولد لال سنگھ ذات راجپوت سکنہ وہٹ تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور مدعیان۔

بنام

(۱) گوپال سنگھ عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۲) سنت سنگھ عمر ۲۵ سال ولد نندا (۳) دلیپ سنگھ عمر ۳۲ سال ولد رلا (۴) رام سنگھ ولد نیوں (۵) رلیا سنگھ عمر ۲۸ سال ولد خزان سنگھ (۶) بھمن سنگھ عمر ۲۴ سال ولد گوپال سنگھ (۷) جگت سنگھ عمر ۲۶ سال ولد گوردتا (۸) بھگوان سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۹) بھگوان سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا اقوام جٹ (۱۰) رڈو ولد جگیہ (۱۱) گنگو عمر ۴۰ سال ولد کالو (۱۲) بلبی ولد کرپو اقوام چمار (۱۳) نہالا عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۱۴) بھوپا عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۱۵) گوردتا عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۱۶) تلوک سنگھ عمر ۳۰ سال ولد ماجو (۱۷) گوردت سنگھ عمر ۴۰ سال ولد عطر سنگھ (۱۸) ہیرا سنگھ عمر ۶۰ سال ولد لکھا سنگھ (۱۹) گنگا سنگھ عمر ۲۵ سال (۲۰) دل سنگھ عمر ۴۰ سال (۲۱) بابو عمر ۲۶ سال پسران گلاب سنگھ (۲۲) بشنا عمر ۲۵ سال بالغ (۲۳) اُتم عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت بشنا برادر حقیقی خود پسران سندر (۲۴) مسماۃ آسو عمر ۵۰ سال بیوہ سادھو (۲۵) لابہ سنگھ عمر ۲۵ سال ولد نہالا (۲۶) کشن سنگھ عمر ۳۵ سال (۲۷) موہن سنگھ عمر ۲۲ سال بالغ (۲۸) رام لوک عمر ۱۵ سال (۲۹) بدنا عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت کشن سنگھ برادر حقیقی خود پسران لالو اقوام جٹ ساکنان تھلو تھانہ انندپور پرگنہ اونہ (۳۰) رتن سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۱) بدھ ہیرا سنگھ عمر ۲۰ سال ولد نامعلوم (۳۲) بلا سنگھ عمر ۲۶ سال ولد نامعلوم (۳۳) ہچا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۴) گہنا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۵) دیوا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۶) ہمیر سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۷) ہرنام سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام جٹ ساکنان مجاری تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۳۸) طوطو عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۹) خزان سنگھ عمر ۲۶ سال ولد ہری سنگھ (۴۰) منسا سنگھ عمر ۴۰ سال (۴۱) بھولا عمر ۴۵ سال پسران چوہڑو (۴۲) اُتم سنگھ عمر ۴۰ سال ولد نندا (۴۳) نیولی عمر ۶۰ سال ولد دیالا (۴۴) ماجو عمر ۲۵ سال ولد نامعلوم (۴۵) نہالا عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۴۶) گیندا سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا (۴۷) کرپا عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۴۸) مستان سنگھ عمر ۴۵ سال (۴۹) بابا عمر ۳۵ سال (۵۰) ... سنگھ عمر ۴۶ سال پسران متصدی اقوام جٹ (۵۱) جیوا عمر ۲۶ سال (۵۲) اسلام عمر ۴۵ سال (۵۳) بالا سنگھ عمر ۳۰ سال پسران ہیرو (۵۴) پیر بخش عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام تیلی مسلمان (۵۵) سادھو عمر ۶۰ سال (۵۶) رزکو عمر ۵۰ سال (۵۷) ہرد عمر ۴۵ سال پسران انگلیا اقوام چمار (۵۸) بنگیہ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۵۹) دھیلا عمر ۳۳ سال ولد نامعلوم (۶۰) جھنڈو عمر ۵۰ سال طاحو فاتر العقل بولایت ہرد تایازاد برادر خود مدعا علیہ ۵۸ (۶۱) کرپا عمر ۴۰ سال (۶۲) گوردتا عمر ۳۰ سال فاتر العقل بولایت کرپا برادر حقیقی خود پسران بھولا (۶۳) مسماۃ اکی عمر ۵۰ سال بیوہ خیالی (۶۴) ہیرو عمر ۵۰ سال ولد کرڈا (۶۵) رام دھو عمر ۲۴ سال ولد ہیرو (۶۶) دسوندی عمر ۶۰ سال (۶۷) روڈو عمر ۵۰ سال پسران لگو (۶۸) چوہڑو عمر ۴۹ سال ولد کالو (۶۹) مسماۃ نتھو عمر ۶۰ سال بیوہ نامعلوم (۷۰) جھگو عمر ۵۰ سال (۷۱) نگینا عمر ۴۵ سال (۷۲) عطرو عمر ۳۵ سال پسران گو (۷۳) نتھو عمر ۳۴ سال ولد نامعلوم (۷۴) سادھو عمر ۴۰ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی خود پسران نامعلوم (۷۵) رلیا عمر ۳۰ سال ولد کرنجو (۷۶) کرپو عمر ۵۰ سال (۷۷) جینا عمر ۴۰ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی ولد نامعلوم (۷۸) بچہ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۷۹) صاحبا عمر ۳۰ سال (۸۰) سیتو عمر ۳۰ سال بالغان (۸۱) دھرمو عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت صاحبا برادر حقیقی پسران گمندو (۸۲) رنیاں عمر ۵۰ سال (۸۳) مادھو عمر ۳۰ سال پسران بجنو (۸۴) مسماۃ نندو عمر ۵۰ سال بیوہ نامعلوم (۸۵) مسماۃ دھوکنا عمر ۶۵ سال بیوہ نامعلوم (۸۶) خیالو عمر ۳۰ سال ولد نامعلوم (۸۷) گوپی عمر ۲۸ سال ولد گنگو اقوام چمار (۸۸) بیلی عمر ۴۰ سال (۸۹) موتی عمر ۵۰ سال پسران متصدی (۹۰) بگا عمر ۱۵ سال (۹۱) سنت رام عمر ۱۲ سال پسران ریلو بولایت بیلی مدعا علیہ ۸۸ اقوام ترکھان (۹۲) تتولا عمر ۵۰ سال ولد کوڈو (۹۳) سردھو عمر ۶۰ سال (۹۴) رولدو عمر ۴۰ سال پسران موتی (۹۵) رام رکھا عمر ۱۵ سال (۹۶) ناتھی عمر ۱۲ سال پسران رگھانا بالغان بولایت صاحب رام چچا خود مدعا علیہ ۹۷ صاحب رام عمر ۵۰ سال ولد گھنیا اقوام برہمن سکنہ موضع تہلو تھانہ انندپور تحصیل اونہ (۹۸) دیا رام عمر ۴۰ سال (۹۹) کرپا عمر ۵۵ سال (۱۰۰) تہولا عمر ۵۰ سال پسران برگی ذات برہمن سکنہ جنہول تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۱) منشی عمر ۵۰ سال (۱۰۲) رام لال عمر ۳۲ سال پسران دونا قوم کھتری جالوار دمہوہ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۳) مسماۃ دروپتی عمر ۲۲ سال بیوہ ٹنگا ہیا (۱۰۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۰۵) عمرا عمر ۵۰ سال پسران ہرا اقوام کھتری (۱۰۶) سنتو عمر ۲۸ سال ولد کرپو قوم حجام (۱۰۷) بیجا عمر ۲۵ سال (۱۰۸) بیرو عمر ۳۵ سال (۱۰۹) کرپا عمر ۳۳ سال (۱۱۰) پرتاپا عمر ۲۸ سال پسران سنتا اقوام جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۱) دسوندی عمر ۵۰ سال ولد کیڑو جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۲) راماں عمر ۶۸ سال ولد سدھو قوم گوجر ہندو سکنہ موضع تہلو تھانہ انندپور تحصیل اونہ (۱۱۳) ہرناماں عمر ۳۰ سال (۱۱۴) کرپنڈ عمر ۲۸ سال (۱۱۵) ملکی عمر ۱۵ سال پسران مالی رام (۱۱۶) مسماۃ پربھی عمر ۴۰ سال بیوہ بہودو (۱۱۷) مسماۃ بوجیندری عمر ۳۸ سال بیوہ جھنڈا (۱۱۸) لالو عمر ۳۲ سال ولد ہرتی (۱۱۹) مسماۃ بھجی عمر ۴۰ سال بیوہ دیوراج (۱۲۰) عمر ۲۴ سال ولد کلاویر (۱۲۱) گوبندا عمر ۸۰ سال ولد جھنڈو (۱۲۲) گوگل عمر ۶۰ سال ولد سرنا (۱۲۳) رام کشن عمر ۴۰ سال ولد کاٹا (۱۲۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۲۵) پربلو عمر ۴۰ سال پسران سائبلا (۱۲۶) بدھو عمر ۴۰ سال (۱۲۷) پرچھال عمر ۴۰ سال (۱۲۸) گنگا بشن عمر ۳۲ سال پسران شمبر اقوام برہمن سکنہ تہلو تھانہ انندپور تحصیل اونہ (۱۲۹) ادھو عمر ۶۰ سال ولد بلی (۱۳۰) سیو عمر ۴۵ سال ولد مادھو (۱۳۱) گہنیا عمر ۶۰ سال (۱۳۲) رولدو عمر ۶۰ سال (۱۳۳) راماں پسران دیوی سرن (۱۳۴) درگا عمر ۶۰ سال ولد نکا (۱۳۵) چنوں عمر ۴۰ سال ولد رامی (۱۳۶) دیناناتھ عمر ۵۰ سال نابالغ (۱۳۷) بھولو عمر ۱۶ سال بولایت چنوں تایا حقیقی خود مدعا علیہ ۱۳۵ (۱۳۸) پربھو عمر ۴۰ سال (۱۳۹) ہرناماں عمر ۲۵ سال (۱۴۰) پوہلو عمر ۳۲ سال پسران ٹیپا (۱۴۱) کانشی عمر ۴۵ سال (۱۴۲) پوہلو عمر ۴۰ سال (۱۴۳) جھنوں عمر ۳۰ سال پسران رلگو (۱۴۴) لکھیا عمر ۳۲ سال (۱۴۵) منشی عمر ۲۲ سال بالغ (۱۴۶) سوجھا عمر ۱۶ سال (۱۴۷) چنتو عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت لکھیا برادر حقیقی خود پسران جوتی (۱۴۸) ہرناماں عمر ۴۵ سال (۱۴۹) ہری رام عمر ۴۸ سال پسران گہنیا (۱۵۰) دیوی چند عمر ۶۰ سال (۱۵۱) گرنڈہ رام عمر ۸۰ سال پسران نبتا نند (۱۵۲) منشی عمر ۳۵ سال (۱۵۳) رام رکھا عمر ۳۲ سال (۱۵۴) بابو عمر ۴۰ سال (۱۵۵) رام لال عمر ۱۹ سال (۱۵۶) برج لال عمر ۱۴ سال پسران رلا (۱۵۷) مسماۃ پودو عمر ۵۰ سال بیوہ ماڑو اقوام برہمن سکنہ موضع تہلو تھانہ انندپور پرگنہ اونہ مدعا علیہم۔

دعویٰ اجرائے حکم امتناعی دوامی بدیں مضمون کہ موازی ۱۰ مالیت ۱۱ ۴ کنال اراضی حسب ذیل موازی رقبہ ۱۲ کنال اراضی کہوٹ نمبر ۳۰ کھتونی نمبر ۲۹۰ و موازی ۱۱ مالیت کنال اراضی کہوٹ نمبر ۲۹ کھتونی نمبر ۲۷ مندرجہ جمعبندی ۱۹۳۲-۳۳ء واقعہ موضع تہلو تھانہ انندپور تحصیل اونہ ملکیت مقبوضہ مدعی نمبر ۱ و مدعا علیہ ۱۱۳ تا ۱۵۶ ہے۔ مدعا علیہم نمبر ۱ تا ۱۱۲ کا اراضی مذکورہ میں کوئی تعلق یا

تذکرۃ الحفاظ ... قیمت ۱۲ ...

کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ اور مدعا علیہم علے تا ۱۱۳ کو اراضی مذکورہ میں مویشیان چرانے یا گھاس لکڑی دور کرنے کا مطلق کوئی تعلق یا حق حاصل نہیں ہے۔ مدعا علیہم مذکورہ اراضی میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں اور وہ پانے مبلغ چار سو روپیہ بابت ہرجانہ دور کرنے ۲۵۰ درختان از قسم کیکر۔ پھلاہی۔ بیریاں۔ دوا پانے ہرجانہ پتے درختان ہر قسم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہم کی تعداد زیادہ ہے اُن پر تعمیل ہونا محال ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۲۴ ۴۶/۵ مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو اُنکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۳ ۴۶/۴ جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

مفت تحفۂ اہلحدیث ۲۱/۵۱

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانحعمری مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینے کے اندر اندر مسلمان کی خریداری قبول فرمائینگے۔ مسلمان آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ عہ اور خرچہ ڈاک ۸ سمیت کل ۸/۲ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ یا وی پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دی جائینگی موقعہ کو غنیمت جانیئے

سیرۃ النبی ۱۲ حقیقت الاسلام ۱۲ خطبات حسینی ۸ زبدۃ الواعظین ۱۲ الوسیلہ ابن تیمیہ ۸ فتنۂ خلق قرآن ۱ فلسفہ معجزہ ۸ قصص الانبیاء ۱۲ مجموعہ احادیث قدسیہ ۱ معلومات عجائبات ۸ امہات المؤمنین ۸ تاریخ اسلام جدید ۱ حیات النبی ۱۲ علم غیب عشرہ کاملہ ۱۲ اہلحدیث جنتری ۸ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۸ (پتہ)

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

عازمان بیت اللہ شریف کو خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضۂ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں جنہیں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں نیز تیسرے درجے کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔ مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانیہ" بمبئی سے ۲۹ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا۔ "زیانی" بمبئی سے ۲۰ اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے حسب ذیل ہے:

درجہ اول	یکطرفہ بلا خوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم	〃 〃	۳۰۰ روپے
درجہ سوم	〃 〃	۱۲۵ روپے

ضروری عرض: صرف اُن حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے انکا جمع ہے۔ نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کیواسطے حاجی صابو صدیق کے مسافرخانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر: **حاجی سلطان علی شوستری واجینٹ ۱۸ رامپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی۔** تار کا پتہ:۔ **شوستری بمبئی یا کراچی**

اشتہار بر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب بخشی غفور علی صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم گجرات

گیان چند ولد حاکم رائے سکنہ گجرات بنام محمد شفیع ولد مقبول شاہ قوم سید سکنہ جلالپور حال ملازم پٹواری پنڈی راوان تحصیل پھالیہ۔

دعویٰ ۱۱۶/-

مقدمہ مندرجہ صدر میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا اشتہار ہذا بنا بر آگاہی مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۴ ۴۶/۵ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً بغرض جوابدہی مقدمہ حاضر نہ آئیگا تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ مورخہ ۲۱ ۴۶/۴

(مہر عدالت) دستخط حاکم

مقوی و مجلی و دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین ۲۰/۲۵

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶/۔

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ

بعدالت جناب دیوان سومناتھ صاحب (بی۔اے) ڈسٹرکٹ جج بہادر لائلپور۔

بھگوانداس ولد سیوا رام ذات اروڑہ تیجہ سکنہ چک ۳۸۶ ج ب جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور قرضخواہ سائل بنام غلام نبی ولد لالو ذات آرائیں سکنہ حال چک ۱۲ ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

درخواست بدیں مضمون کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا جا[ئے]

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل قرضخواہ نے درخواست دی ہے کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا [جائے اور تاریخ سماعت] مقرر کی گئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی پیروی مقدمہ کی [کرنا چاہے تو] مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر کرے۔ آج بتاریخ ۱۲ ۴۶/۴ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ahmadmuslim.de